



THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE  
IS DEDICATED IN THE NAME OF  
THE COMPANIONS [R.A]

OF

PROPHET [PEACE BE UPON HIM].

WE ARE REVEALING THE TRUTH AND  
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]  
PROPAGANDA OF  
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

[WWW.KR-HCY.COM](http://WWW.KR-HCY.COM)

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَ لَهُ إِلَّا بِرَحْمَتِهِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَ لَهُ إِلَّا بِرَحْمَتِهِ

# حقیقہ شمع

مفتی محمد رفیع الدین صاحب دہلی

خانہ الافتاء والاشراف

ناظم آباد کراچی

# حقیقتِ شیعہ

اشاریہ :-

- کیا شیعہ مسلمان ہیں؟
- عقیدہ تخریضِ لسترآن
- تفسیر
- مسئلہ بدار
- شیعہ کی محفیر خود ان کی کتب سے
- اہل تشیعہ کا آپس میں لعن طعن
- اہل بیت سے دشمنی
- کیا شیعہ اہل کتاب ہیں؟
- کتب شیعہ میں شیعیان اور دیگر صحابہ کی تعریف
- نکمہ
- فضائلِ شیعہ
- اہل تشیعہ خالص شیعہ بن جائیں تو سلمے بھڑے ختم
- تفسیر کی حقیقت
- اہل تشیعہ کا امتحان
- دل کاراز معلوم کرنے کا عجیب گڑ
- شیعہ مجتہد کا مناظرہ سے فرار
- اہل اسلام اور اہل تشیعہ میں مصالحت کے بہترین طریقے

## کیا شیعہ مسلمان ہیں؟

سوال : شیعا علی مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر کافر ہیں تو ان کا کتاب کے حکم میں ہونگے یا نہیں؟ اگر ان کا کتاب میں تو ان کی عورتوں نے بکاح اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بیٹنوا الحق المبین وادھنوا بالبرهان المتین، اجرکم اللہ، یوم الدین۔

المجواب ومنہ الصدق والصواب

اگر کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بانی سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے افضل سمجھتا ہے تو صرف اتنے اعتقاد سے وہ کافر نہیں ہوتا، مگر آج کل کے شیعہ کا صرف یہ اعتقاد نہیں ان کے معتقدات کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، چنانچہ تحریف قرآن کا مسئلہ ان کے ہاں مسلمات اور ستواتر میں سے ہے، ان کی تصریحات ملاحظہ ہوں

## عقیدہ تحریف قرآن

① المستفاد من مجموع هذا الاجتهاد وفروع الزوايا من طريق اهل البيت عليهم السلام ان القرآن الذي بين اظهروا ليس بتمامه كما انزل على محمد مصطفیٰ عليه وسلم بل منه ما هو خلاف ما انزل الله من ما هو مغفود وحر من راقه قد حذفنا شيئا كثيرا من هذا ما هو من كثير من المواضع ومختلف في ذلك (دربارہ تفسیر ص ۱۱)

ان میں سے مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ہے جو قرآن میں کئی مقامات سے نکال دیا گیا ہے، ان کے علاوہ بھی کئی ایسے مواضع ہیں۔

② لو شئت لك كل ما اسقطت حرف وبطل متايجري هذا المجرى لظال وظهور ما تحظر التقية اظهارا (اجتہاد طبری ص ۱۱۰ ص ۱۱۱ ایران)

قرآن میں سے جو کچھ نکال دیا گیا ہے یا انہیں تحریف اور رد و بدل وغیرہ کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ہی ہر ہو جائے جس کے اخبار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔

(۳) قال السيد للحدیث الجزائی ما معنا  
ان الاصحاح قد اطلقوا على محبة الاختیار  
المستفیضة المتواترة الدالة بصحتها من  
وقوع التحریف فی القرآن

(نصیر الخطاب لمرکز حق)

(۴) ان الاختیار الدالة من فلكی تنید  
على نفي حدیث وادلی استغاضتها بجماعة  
كالغیلة والمحقق الی ما دوالعلاء المجلس  
فصل الخطاب لمرکز حق

(۵) عن علی بن سید السانی قال ینسب  
الی ابو الحسن الاول وهو فی السجن ولما ما  
ذكرت یا علی من تاخذ معالودینك لا تأخذ  
معالودینك من غیر شیعتنا فانك انت  
تعدیهم انت دینك عن الخاشعین الذین  
خافوا الله ورسوله لیسافروا لعلنا نعلمهم الا ان  
علی کتاب الله حل وعلی فحل وعلی فحل وعلی فحل  
لعنة الله ولعنة ملائکته ولعنة لیس فی الحرم  
البروق ولعنة شیعته لانی فی القیفة  
در جلال شیعہ بسنی مشکا ما یؤلفه لمرکز حق  
نکش مت سفر (۳)

تمام شیعہ کی قیامت تک ہشکار ہو۔

(۶) مراد بقراں قرآن محفوظ نزدائے عظیم اسلام  
است کہ ہندو ہزار ایت است (صافی مشع  
کافی ج ۲، کتاب فضل القرآن جز ہشتم مطبوعہ نو کشتور)

موجود قرآن میں آیتیں ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ دو تہائی قرآن خائبہ اور ایک

تہائی جزائی کہتے ہیں کہ مراۃ تحریف قرآن پر  
دالت کرنے والی ستوا تر روایتوں کی صحت پر  
(ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے۔

(نصیر الخطاب لمرکز حق)

تحریف قرآن پر دالت کرنے والی روایات روایت  
سے زیادہ ہیں، ایک جماعت نے انکے ستوا تر ہونے کا  
دعویٰ کیا ہے جیسے سفید محقق ولما اور علامہ  
مجلس وغیرہ۔

علی بن سید کہتے ہیں ابو الحسن اول نے مجھے جیل سے  
لکھا، اے علی! یہ جو تم نے لکھا ہے کہ دین کی  
بنیادی باتیں کس سے سیکھیں؟ اپنے دین کی باتیں  
سوائے ہمارے شیعہ کے اور کسی سے حاصل نہ کرو  
اس لئے کہ اگر تم ان کے علاوہ دوسرے کے پاس  
گئے تو گویا تم نے ایسے خیانت کرنے والوں سے علم  
حاصل کیا جنہوں نے مشرور رسول سے خیانت کی،  
اور جو دانت انکے پاس کہیں گئی تھی اسیں خیانت کی  
ان کے پاس کتاب اللہ امانت تھی انہوں نے اسیں  
تحریف کر ڈالی اور اس میں تبدیلیاں کیں، ان پر اللہ  
ناگہ میرے نیک کہا، واجداد، میری اور میرے

قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جو اللہ کے پاس محفوظ ہے  
جس کی سترو ہزار آیتیں ہیں (صافی مشع کا کافی  
کتاب فضل القرآن جز ہشتم مطبوعہ نو کشتور)

موجود قرآن میں آیتیں ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ دو تہائی قرآن خائبہ اور ایک

تہائی ہو رہا ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ موجود قرآن سے تین گنا زیادہ قرآن پڑھنے کا پورا فائدہ نہیں موجود قرآن کا ایک حرف بھی نہیں، چنانچہ آئندہ روایت میں اس کی صراحت آ رہی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ منصب کے مطابق موجود قرآن میں ایک حرف بھی صحیح نہیں، اس روایت میں اگر حرف یعنی لفظ کی تادیل بھی کر لی جائے تو یہی ثابت ہوا کہ شیعہ کے قرآن میں ایمان، کفر، نفاق، زنا، زکوٰۃ، مشرک، نشر و حساب و کتاب، جنت و دوزخ، وحی و کثرت، رسول اللہ ﷺ میں سے کوئی ایک لفظ بھی نہیں۔

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مصحف ہے۔ ان کو کیا معلوم کرو کہ کیا مصحف ہے۔ مصحف فاطمہ ہے۔ قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور خدا کی قسم تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی ایسا نہیں ہے۔

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ جو قرآن جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے اسی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

(اصول کافی ص ۱۷۷)

ابو محمد کہتے ہیں کہ میرے استاد نے مجھ سے کہا، اے ابو محمد بیشک ہمارے پاس ابجا سعد ہے، ان کو کیا معلوم کرو کہ ہمارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا، میں آپ پر ندامتوں ہمارے پاس کیا ہے؟ انھوں نے کہا وہ صحیفہ ہے جسکی لہائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گزے ستر گز ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میرے استاد نے کہا بیشک ہمارے پاس جعفر ہے، ان کو کیا معلوم کرو کہ جعفر کیا ہے؟ میں نے کہا جعفر کیا ہے؟ تو فرمایا وہ ایک پڑھے کا تھیلا ہے جس میں بیسویں، دویسویں

⑤ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام و ابن حنفیہ معصف فاطمة و ماہد و محرم یا معصف فاطمة قال معصف فاطمة مثل قرآنک ثلاث مرات لفظ ما فیہ من قرآنک حرف واحد (اصول کافی ص ۱۷۷) مطبوعہ دکنشور، مسافری کتاب خانہ، ج ۲، ص ۱۷۷

⑥ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان القرآن جاء بہ جبریل علیہ السلام لانی علی صلی اللہ علیہ وسلم سبعة عشر الف آية (اصول کافی ص ۱۷۷)

⑦ قال یا ابی طالب ان عندنا الجامعة و ماہد و یوم ما الجامعة قال قلت جعلت فی الا و ما الجامعة قال صحیفہ طولها سبعون ذراعا بذراع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسافری کتاب خانہ، ج ۲، ص ۱۷۷) (اصول کافی ص ۱۷۷)

⑧ قال ان عندنا الجعفر ماہد و یوم ما الجعفر قال قلت و ما الجعفر قال جلد من ادم فی طور النبیین و الوصیین و علما العلماء الذین مضوا من بنی اسرائیل (اصول کافی ص ۱۷۷)

اور علماء بنی اسرائیل کے علوم ہیں۔ (اصول کافی ص ۱۷۷)



(۱۱) عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام

قال قلت لعل قول الله عز وجل هذا كتابنا ينطق عليك بالحق قال فقال ان الكتاب لم ينطق ولن ينطق ولكن رسول الله هو الناطق بالكتاب قال عتق رسول الله هذا رسولنا ينطق عليك بالحق قال فقلت سمعت ذلك انا لا نفقه ما هذا فقال هذا والله نزل جبريل على محمد وكنه حرف من كتابه عز وجل (رواه ترمذی صحیح)

ابو بصیر، ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ہذا کتابنا یطوق علیک بالحق، یہ ہماری کتاب (اعمال نامہ) تمہارے فہم فہم ٹھیک ٹھیک بولے گا ابو عبد اللہ نے کہا کہ کتاب نہ کہیں بولی ہے اور نہ بولے گی، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو بولتے پڑھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو ہذا رسولنا یطوق علیک بالحق فرمایا ہے، میں نے کہا میں تم پر خدا ہوں، ہم تو اس طرح نہیں پڑھتے

تو فرمایا، خدا کی قسم جبریل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح (ہذا رسولنا) نازل کی تھی لیکن اللہ کی کتاب میں تحریف کر کے یہ بدل دیا گیا ہے :

(۱۲) امرؤی کاظمی بن سوری لا تنقص

دین من لیس من شیعۃ ولا یحبون دینہم فانہم الجاحشون الذین خانوا اللہ فی رسوله فخانوا امانا قہر و تداری ما خانوا امانا تم اؤقنوا لعل کتاب اللہ فحرفوہ وید لوہ دمہ من کلین مسئلہ کی، تمہیں معلوم ہے وہ کیا امانتیں ہیں؟ ان کو کتاب اللہ پر ایمان بنا دیا گیا، انہوں نے اس میں تحریف کر ڈالی اور اسے بدل دیا :

موسیٰ کاظم نے علی بن سوریہ کو حکم دیا کہ جو نامہ شیعوں میں سے نہیں ہیں ان سے دین حاصل مت کرو اور ان کے دین کو درست نہ رکھو کیونکہ یہ وہی خیانت کرنے والے ہیں جنہوں نے اللہ و رسول کے ساتھ خیانت کی اور اپنی امانتوں میں خیانت کی، تمہیں معلوم ہے وہ کیا امانتیں ہیں؟ ان کو کتاب اللہ پر ایمان بنا دیا گیا، انہوں نے اس میں تحریف کر ڈالی اور اسے بدل دیا :

(۱۳) عن ابی جعفر قال نزل القرآن اربعۃ

ارباع ریم فینا ریم فی عدوہا و ریم سنن و امثال ریم فرائض و احکام مشرع (اصول کافی ص ۱۱۱)

ابو جعفر کہتے ہیں کہ قرآن کے چار حصے نازل ہوئے تھے، ایک ربیع ہمارے بارے میں ہے، ایک ربیع ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے، ایک ربیع میں حسن و امثال ہیں اور ایک ربیع

میں فرائض و احکام مشرع ہیں : (اصول کافی ص ۱۱۱)

(۱۴) عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام

فی قول اللہ عز وجل ومن یطعم اللہ ورسولہ حقیقت شیعہ

ابو بصیر، ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں

کہ آیت وَمَنْ يُطْعِمِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ قَارَ حقیقت شیعہ

فی ولایۃ علی والائمة من بعدک فقد ظننک  
عظیماً، لکن انزلت (اصول کافی ص ۱۷۱)

قوله اعظمیاً اس طرح نازل ہوئی تھی "ومن  
یطم الله ورسوله فی ولایۃ علی والائمة  
من بعدک فقد فاز فوزاً عظیماً"

(۱۵) عن ابی جعفر علیہ السلام فی قوله  
ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلہما فی حد  
وحل وفاطمة والحسن والحسین والائمة  
من ذریعتہم نفسی لکن اذ عللہ قلت علی من  
(اصول کافی ص ۱۷۲)

ابو جعفر اشترک تم کہا کرکتے ہیں کہ آیت ولقد  
عهدنا الی آدم من قبل نفسی اس طرح نازل ہوئی  
تھی "ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلہما فی  
حد وحل وفاطمة والحسن والحسین والائمة  
من ذریعتہم نفسی"

(۱۶) نزل جبریل بکلمۃ الایۃ علی محمد  
علیہ وآلہ بش ما اشتروا بہ انفسہم ان یکفروا  
بما انزل الله فیہ من بغیاء (عولہ ۱۱)

جبریل نے آیت بش ما اشتروا بہ انفسہم  
ان یکفروا بما انزل الله بغیاء محمد صلی  
پر اس طرح نازل کی تھی بش ما اشتروا بہ انفسہم  
ان یکفروا بما انزل الله فی علی بغیاء

(۱۷) نزل جبریل بکلمۃ الایۃ علی محمد  
علیہ وسلم لکن اذ عللہ قلت علی من  
حکم قولہ غیر الذی قبل لہما فانزلت علی  
الذین ظلموا ال محمد حکمهم رجزاً من السماء  
بما کانوا یفسقون (اصول کافی ص ۱۷۳)

جبریل علیہ السلام آیت قبل الذین  
ظلموا قولاً غیر الذی قبل لہما فانزلت علی  
الذین ظلموا رجزاً من السماء بساکنائہم  
یفسقون کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح اے  
تھے۔ قبل الذین ظلموا ال محمد حکمهم قولاً

غیر الذی قبل لہما فانزلت علی الذین ظلموا ال محمد حکمهم رجزاً من السماء

بما کانوا یفسقون

(۱۸) لکن انزلت کلمۃ الایۃ ولما نام فعلوا  
ما یوعظون بہ فی علی لکان خیر الہم  
(اصول کافی ص ۱۷۴)

آیت ولما نام فعلوا ما یوعظون بہ لکان  
خیر الہم یوں نازل ہوئی تھی، ولما نام فعلوا  
ما یوعظون بہ فی علی لکان خیر الہم

(۱۹) نزل جبریل بکلمۃ الایۃ لکن اذ عللہ  
قلت علی الناس بولایۃ علی الاکفویا  
(اصول کافی ص ۱۷۵)

حضرت جبریل علیہ السلام نے آیت فانی  
اکثر الناس الاکفویا اس طرح نازل کی تھی فانی  
اکثر الناس بولایۃ علی الاکفویا

(۲۰) ونزل جبریل بکلمۃ الایۃ وقل

جبریل علیہ السلام نے آیت وقل الحق

حقیقت شیعہ



الحق من ربکونی ولایۃ علی (انی قوله) انا  
اعتدنا للظالمین آل محمد نازل (اصول کافی ۱۳)

ولایۃ علی (انی قوله) انا اعتدنا للظالمین آل محمد نازل

(۲۱) نزل جبرئیل بھذا الایۃ عندک ان  
الذین ظلموا آل محمد حکم لربک ان الله لیغفر  
لہم ولا یہد بہم طریقاً (انی قولہ) یا ایہا النبی  
قد جاءک الرسول بالحق من ربکونی ولایۃ علی  
فامنوا بخیر الکم وان تکفروا بولایۃ فان الله  
ما فی السموات وما فی الارض (اصول کافی ۱۳)

جبرئیل علیہ السلام آیت ان الذین ظلموا  
لربک ان الله لیغفر لہم ولا یہد بہم طریقاً  
(انی قوله) یا ایہا الناس قد جاءک الرسول  
بالحق من ربک فامنوا بخیر الکم ان تکفروا  
فان الله ما فی السموات وما فی الارض کریم  
نعم ان الذین ظلموا آل محمد حکم لربک

ان الله لیغفر لہم ولا یہد بہم طریقاً (انی قوله) یا ایہا الناس قد جاءک الرسول بالحق من ربکونی  
فی ولایۃ علی فامنوا بخیر الکم وان تکفروا بولایۃ فان الله ما فی السموات وما فی الارض

(۲۲) ستعلمون یا معشر المکذبین حیث  
انبا تکم رسالۃ ربی فی ولایۃ علی علیہ السلام  
والاعۃ من بعدہ من ہونی ضلال مبین  
کذا اخبرنا (اصول کافی ۱۳)

آیت ستعلمون من ہونی ضلال مبین  
یون نازل ہونی فی ستعلمون یا معشر  
المکذبین حیث انبا تکم رسالۃ ربی فی  
ولایۃ علی علیہ السلام والاعۃ من بعدہ  
من ہونی ضلال مبین

(۲۳) نزل جبرئیل بھذا الایۃ علی محمد  
صلی الله علیہ وسلم والیہ ہکذا ان کنتم  
فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فأتوا  
بسورۃ من مثله - (اصول کافی ۱۳)

جبرئیل علیہ السلام نے آیت ان کنتم  
فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورۃ  
من مثله یون نازل کی تھی ان کنتم فی  
ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فأتوا  
بسورۃ من مثله

(۲۴) نزل جبرئیل علی محمد صلی الله علیہ  
الہ وسلم بھذا الایۃ یا ایہا الذین اوتوا  
الکتاب امنوا بما نزلنا فی علی فورا مبیناً -  
(اصول کافی ۱۳)

جبرئیل نے آیت یا ایہا الذین اوتوا  
الکتاب امنوا بما نزلنا اس طرح نازل کی تھی  
یا ایہا الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا  
فی علی نوراً مبیناً

(۲۵) انزل اللہ صفاً للذی کتبہ علی علیہ السلام  
الی الناس صوبی فروع منہ و کتبہ فقال لہوفا  
کتبہ اللہ علیہ و جعل کل انزل اللہ علی محمد  
صلی اللہ علیہ و سلم و قد جمعتہ من اللوحین  
فقالوا ہوذا عندنا مصحف جاسم فی القرآن  
و حکمتنا فیہ فقال اما و اقلہ ما ترونہ بعد یومکم  
ہذا ابنا انما کان من انی اخبر کو صوبی جمعتہ  
لتقرؤہ (اصول کافی ص ۶۷)

حضرت علی جب قرآن کھنڈے سے فارغ  
ہوئے تو اس کو لوگوں کے پاس دئے اور اس سے  
فرمایا، یہ اللہ کی کتاب ہے جس طرح محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی، میں نے اس کو دو لوحوں  
سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا اللہ کی کتاب تو یہ  
ہمارے پاس موجود ہے یہی آپ کے دئے ہوئے  
قرآن کی عادت نہیں (اس پر حضرت علیؑ نے فقہ  
میں اگر) کہا، اب خدا کی قسم آج کے بعد تم اس

کو کبھی نہیں دیکھو گے۔ میرے ذمہ تو صرف یہ تھا کہ جب میں نے اسے جمع کیا تو تم کو بتا دوں تاکہ اسے پر حودہ  
(۲۶) اصول کافی ص ۳۹ میں دو روایتیں آتی ہیں کہ حضرت علیؑ کے سوا کسی کو سارا قرآن معلوم نہیں۔

(۲۷) اصول کافی ص ۶۷ پر لوریہ صحن الذین ۱۱ سے متعلق تحریف کی روایت ہے۔

(۲۸) اصول کافی ص ۲۸۱ پر بھی ایک آیت کی تحریف کا ذکر ہے۔

(۲۹) قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کیں (اجماع طبری ص ۱۷)

(۳۰) موجودہ قرآن مجید کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا ہے (اجماع طبری ص ۱۷)

(۳۱) موجودہ قرآن مجید میں غلطیاں تصحیحات اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں (اجماع طبری ص ۱۷)

(۳۲) قرآن مجید میں سرور کائنات کی بھی ہتھک کی گئی ہے۔ (حوالہ بالا)

(۳۳) موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے (فعل الخطاب ص ۱۷)

تفتیہ :

اگر کہیں کسی شیعہ مصنف نے اعتقاد تحریف سے انکار کیا ہے یا لاجل کوئی شیعہ انکار کرتا ہے تو  
تفتیہ پر مبنی ہے۔ جیسا کہ عبارات بالا میں سے ملاحظہ میں آجتماع طبری کی عبارت گزری کہ عقیدہ تحریف  
کے اظہار سے تفتیہ مانع ہے۔ اور تفتیہ مذہب شیعہ میں اس قدر مذکور ہے کہ جو تفتیہ نہیں کرتا وہ مسلمان ہی نہیں

(۱) لا یرین لمن لا تفتیہ لہ (اصول کافی ص ۱۷)

(۲) لا ایمان لمن لا تفتیہ لہ (اصول کافی ص ۱۷)

مسئلہ ہدایہ :

شیعہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں غلطی واقع ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی ہی ہے۔

سے ہمارے کہتے ہیں اور عقیدہ ہمارے بڑھ کر ان کے مذہب میں اور کوئی عبادت نہیں۔

(۱) ما عبد الله بل هو مثل الالهاده

(اصول کافی صفحہ ۵۵)

عبادت نہیں۔

(۲) ما عظم الله بمثل الالهاده

(اصول کافی صفحہ ۵۵)

نہیں، یا بل کی گئی۔

(۳) سمعت الرضا عليه السلام قال ما بدت

الله شيئا قط الا بدت من الله

(اصول کافی صفحہ ۵۵)

اور جہاد کے ماننے کا حکم دیکھ بھیجا ہے

(۴) سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول لو

علم الناس ما في القول بالبداه من الاجابة

عن الكلام ليه (اصول کافی صفحہ ۵۵)

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ

ہمارے (اللہ کی طرف غلطی کی نسبت) کا عقیدہ رکھنے

میں کتنا ثواب ہے تو وہ اس عقیدہ سے نہ رکتے۔

(۵) عن ابي الهاشم الجعفری قال كنت

عند ابي الحسن عليه السلام (في قوله) فقال

لعمري اباهاشم هذا الله في ابي محمد كما بدا

في موسى (اصول کافی صفحہ ۵۵)

حضرت علی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے ابو محمد کے باپ

میں غلطی ہوئی، جیسے موسیٰ کے بارے میں غلطی ہوئی۔

کیا مذکورہ بالا عقائد کے کفر ہونے میں کسی کو شبہ کی گنجائش ہے؟ بلکہ شیعہ کی تکفیر خود ان کی کتابوں میں ان کے بزرگوں سے منقول ہے۔

### شیعہ کی تکفیر خود ان کی کتب سے

(۱) قال ابو عبد الله عليه السلام ما انزل

الله آية في المنافقين الا وهي فيمن يستحل

التشيع (رجال کش صفحہ ۱۱۶)

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے

بارے میں جو آیت بھی نازل کی ہے وہ تشیع کی

طرف منسوب لوگوں کے بارے میں ہے۔

(۲) سمعت علي بن الحسين يقول (في

قولهم ان قوما من شيعةنا سيجبوننا حتى

يقولوا فينا ما قالت اليهود في عزير بن قارة السلام

في شيخنا بن مريه فلا هو منا ولا نحن منهم) (رجال کش)

علی بن حسین کہتے ہیں ہمارے شیعوں میں سے ایک

قوم خنقریب ہمارے ساتھ دوستی کا اظہار کرے گی

جیسا کہ ہمارے بارے میں وہ باتیں کہیں گے جو یہود

نے حضرت عزیر علیہ السلام کے بارے میں اور نصاریٰ

حقیقت شیعہ

نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا نہ وہ ہم سے ہیں نہ ہمیں اس سے کوئی تعلق (رجال کش مش ۱)

(۱۳) عن ابن ابی یوسف قال كنت عند الصادق  
اذ دخل موسى المجلس فقال ابو عبد الله عليه السلام  
يا ابن ابی یوسف هذا خير ولدی و اجتمعت لى  
غیر ان الله عز وجل یضل به قوم من  
طیفتنا فانهم قوم لا اخلاق لهم فی الاخره  
ولا یكلمهم الله یوم القیامه ولا یركعهم ولا یر  
من ابی یوسف قلت جعلت فداک قد ارجع قلبی  
عن هؤلاء قال یضل به قوم من شیعتنا بعد  
موتہ جز قاطبہ (رجال کش مش ۲۰)

ابن ابی یوسف کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق  
کے پاس تھا وہاں موسیٰ کاظم اگر بیٹھ گئے تو ابوبہشت  
(جعفر صادق) نے کہا اے ابن ابی یوسف! یہ  
(موسیٰ کاظم) ہمارا سب سے بہتر اور محبوب بیٹا ہے  
لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں  
سے ایک قوم کو گمراہ کریں گے یہ (شیعہ) ایسی قوم  
جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ ان  
سے قیامت کے روز (رحم و کرم کی) بات نہ کرے گی  
اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے، ان (شیعوں) کے  
لئے دردناک خدائیں۔ ابن ابی یوسف کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میرا تو دل ان سے پھر گیا ہے، ابو عبد اللہ  
نے کہا اسی کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں ایک قوم ان کا وفات کے بعد ان پر جزع فرما کر کے اور  
درد و کراہ ہو جائے گی۔ (رجال کش مش ۲)

(۱۴) ان علیا علیہ السلام لما فرغ من قتال  
اهل البصره اتاه سبعون رجلا من الزط  
فسأوا علیہ وکفوه بلسانهم فوجہ علیہم بلسانہم  
وقال انی لست کما قلتم انا عبد الله مخلوق  
قال فابوا علیہ وقالوا له انت انت هو فقال  
لهم لئن لم ترجعوا عما قلتم فی وتوبوا الی الله  
تعالی لا قتلکم قال فابوا ان یرجعوا وادتوبوا  
فامران یحضر لہما بارخیزت ثم خرق بعضہما  
ان بعض ثم قن نفوسہما ثم طردوہما مشر  
العب النار فی بئر منہا الیس فیہا الحد فدخل  
الدخان علیہما فماتوا (رجال کش مش ۱۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب دہلی بصرہ کے  
قتال سے فارغ ہوئے تو آپ کے پاس قبیلہ زط  
سے ستر آدمی آئے، انہوں نے آپ کو سلام کیا اور  
اپنی زبان میں بات کی، آپ نے بھی انہی کی زبان  
میں جواب دیا اور فرمایا کہ میں ایسا نہیں جیسا تم  
کہتے ہو، میں اللہ کا بندہ اور مخلوق ہوں انہوں  
نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ آپ وہی ہیں یعنی  
خدا ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا  
کہ اگر تم اس سے باز نہیں آتے جو میرے بارے  
میں کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ نہیں کرتے تو  
میں تم لوگوں کو ضرور قتل کر دوں گا، ان (شیعوں)

نے رخوے اور توبہ سے انکار کر دیا، آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے کنوئیں کھودے جائیں پھر انکے درمیان

سورخ کر کے ان کو آپس میں مار دیا۔ پھر ان کو ان کنوؤں میں پھینک کر ان کنوؤں کا منہ بند کر دیا۔ پھر ان میں سے ایک کنوئیں میں آگ بجائی جس میں کوئی آدمی نہ تھا۔ اس طرح سے دوسرے کنوؤں میں بھی ہندو حوالہ داخل ہو گیا اور وہ سب کے سب مر گئے۔ (رجل کشی صفحہ ۱۱۷)

(۵) قال ابو الحسن لومیزت شیعیان ما وجعکم الا ولعنتمہم لعلہم یساقطوہم من ربوبیہ (رد منہ یعنی صفحہ ۱۲۱)  
ابو الحسن (علی) فرماتے ہیں کہ میں اگر اپنے شیعوں کو چھانٹ کر دیکھوں تو ان سب کو صوف بائیں ہاتھ والے (منافق) پاؤں۔ اگر ان کا استخوان لول تو

وہ سب مرتد نکلیں گے ۵

(۶) اگر مرد ایشیاء (شیعہ) ہے سہ صد و بیس زور  
(۱۳۳) کسی جہنمت اجتماعی و صد نام ظاہر شود  
(اصالی باب ۲۰ صفحہ ۱۲۱)  
(اصالی باب ۲۰ صفحہ ۱۲۱)

معلوم ہوا کہ آج تک کبھی بھی تین سو تیرہ شیعہ کسی زمانے میں جمع نہیں ہوئے یہ سب مدعیان لشیعہ منافق ہیں اور انہوں نے امام محمدی کو خاریس دھکیل رکھا ہے اور امام کے نہ بڑی وجہ سے اُمت کی گریہی دُنیا میں نسا دفتن کی ذمہ داری بھی انہی پر ہے، اگر ان میں سے تین سو تیرہ ہی صحیح شیعہ بن جائیں تو امام محمدی ظاہر ہو جائیں اور سارے جھگڑے طے ہو جائیں۔

اہل تشیع کا آپس میں لعن طعن :

لعن و طعن اور سب و ختم کو حدیث میں علاماتِ نفاق شمار کیا گیا ہے، اور شیعہ لوگوں میں آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کا سلسلہ عام ہے، چنانچہ ان کے مذاہ اور بزرگوں پر خود ان کے بزرگوں سے لعنت اور بد دعا کا ٹونہ طے خط ہو۔

(۱۱) عن ابی جعفر قال امیر المؤمنین للہم العن ابی ذلان داعرا بصارہا کما علمت قلوبہا لا قال لی العاشیۃ) ما عبد اللہ بن سبأ و جبیل اللہ بن عباس (رجل کشی صفحہ ۱۲۳)  
ابو جعفر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے اللہ! ظالم کے درویشوں پر لعنت کر اور ان کی جینائی سلب کر لے جیسا کہ آپ نے ان کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے۔ عاشیہ میں

لکھا ہے کہ یہ (دلا بیٹے) عبد اشتر بن عباس اور عبید اشتر بن عباس ہیں ۵

(۱۲) مقامات ذیل میں ذرا اور کی انتہائی درجہ کی تعریف اور مدح کی روایات ہیں، دجائے کشی صفحہ ۱۷  
ص ۱۷ ص ۹۱ ص ۱۱۱ ص ۱۱۳ ص ۱۱۵ ص ۱۱۷ ص ۱۱۹ ص ۱۲۱ ص ۱۲۳ ص ۱۲۵ ص ۱۲۷ ص ۱۲۹ ص ۱۳۱ ص ۱۳۳ ص ۱۳۵ ص ۱۳۷ ص ۱۳۹ ص ۱۴۱ ص ۱۴۳ ص ۱۴۵ ص ۱۴۷ ص ۱۴۹ ص ۱۵۱ ص ۱۵۳ ص ۱۵۵ ص ۱۵۷ ص ۱۵۹ ص ۱۶۱ ص ۱۶۳ ص ۱۶۵ ص ۱۶۷ ص ۱۶۹ ص ۱۷۱ ص ۱۷۳ ص ۱۷۵ ص ۱۷۷ ص ۱۷۹ ص ۱۸۱ ص ۱۸۳ ص ۱۸۵ ص ۱۸۷ ص ۱۸۹ ص ۱۹۱ ص ۱۹۳ ص ۱۹۵ ص ۱۹۷ ص ۱۹۹ ص ۲۰۱ ص ۲۰۳ ص ۲۰۵ ص ۲۰۷ ص ۲۰۹ ص ۲۱۱ ص ۲۱۳ ص ۲۱۵ ص ۲۱۷ ص ۲۱۹ ص ۲۲۱ ص ۲۲۳ ص ۲۲۵ ص ۲۲۷ ص ۲۲۹ ص ۲۳۱ ص ۲۳۳ ص ۲۳۵ ص ۲۳۷ ص ۲۳۹ ص ۲۴۱ ص ۲۴۳ ص ۲۴۵ ص ۲۴۷ ص ۲۴۹ ص ۲۵۱ ص ۲۵۳ ص ۲۵۵ ص ۲۵۷ ص ۲۵۹ ص ۲۶۱ ص ۲۶۳ ص ۲۶۵ ص ۲۶۷ ص ۲۶۹ ص ۲۷۱ ص ۲۷۳ ص ۲۷۵ ص ۲۷۷ ص ۲۷۹ ص ۲۸۱ ص ۲۸۳ ص ۲۸۵ ص ۲۸۷ ص ۲۸۹ ص ۲۹۱ ص ۲۹۳ ص ۲۹۵ ص ۲۹۷ ص ۲۹۹ ص ۳۰۱ ص ۳۰۳ ص ۳۰۵ ص ۳۰۷ ص ۳۰۹ ص ۳۱۱ ص ۳۱۳ ص ۳۱۵ ص ۳۱۷ ص ۳۱۹ ص ۳۲۱ ص ۳۲۳ ص ۳۲۵ ص ۳۲۷ ص ۳۲۹ ص ۳۳۱ ص ۳۳۳ ص ۳۳۵ ص ۳۳۷ ص ۳۳۹ ص ۳۴۱ ص ۳۴۳ ص ۳۴۵ ص ۳۴۷ ص ۳۴۹ ص ۳۵۱ ص ۳۵۳ ص ۳۵۵ ص ۳۵۷ ص ۳۵۹ ص ۳۶۱ ص ۳۶۳ ص ۳۶۵ ص ۳۶۷ ص ۳۶۹ ص ۳۷۱ ص ۳۷۳ ص ۳۷۵ ص ۳۷۷ ص ۳۷۹ ص ۳۸۱ ص ۳۸۳ ص ۳۸۵ ص ۳۸۷ ص ۳۸۹ ص ۳۹۱ ص ۳۹۳ ص ۳۹۵ ص ۳۹۷ ص ۳۹۹ ص ۴۰۱ ص ۴۰۳ ص ۴۰۵ ص ۴۰۷ ص ۴۰۹ ص ۴۱۱ ص ۴۱۳ ص ۴۱۵ ص ۴۱۷ ص ۴۱۹ ص ۴۲۱ ص ۴۲۳ ص ۴۲۵ ص ۴۲۷ ص ۴۲۹ ص ۴۳۱ ص ۴۳۳ ص ۴۳۵ ص ۴۳۷ ص ۴۳۹ ص ۴۴۱ ص ۴۴۳ ص ۴۴۵ ص ۴۴۷ ص ۴۴۹ ص ۴۵۱ ص ۴۵۳ ص ۴۵۵ ص ۴۵۷ ص ۴۵۹ ص ۴۶۱ ص ۴۶۳ ص ۴۶۵ ص ۴۶۷ ص ۴۶۹ ص ۴۷۱ ص ۴۷۳ ص ۴۷۵ ص ۴۷۷ ص ۴۷۹ ص ۴۸۱ ص ۴۸۳ ص ۴۸۵ ص ۴۸۷ ص ۴۸۹ ص ۴۹۱ ص ۴۹۳ ص ۴۹۵ ص ۴۹۷ ص ۴۹۹ ص ۵۰۱ ص ۵۰۳ ص ۵۰۵ ص ۵۰۷ ص ۵۰۹ ص ۵۱۱ ص ۵۱۳ ص ۵۱۵ ص ۵۱۷ ص ۵۱۹ ص ۵۲۱ ص ۵۲۳ ص ۵۲۵ ص ۵۲۷ ص ۵۲۹ ص ۵۳۱ ص ۵۳۳ ص ۵۳۵ ص ۵۳۷ ص ۵۳۹ ص ۵۴۱ ص ۵۴۳ ص ۵۴۵ ص ۵۴۷ ص ۵۴۹ ص ۵۵۱ ص ۵۵۳ ص ۵۵۵ ص ۵۵۷ ص ۵۵۹ ص ۵۶۱ ص ۵۶۳ ص ۵۶۵ ص ۵۶۷ ص ۵۶۹ ص ۵۷۱ ص ۵۷۳ ص ۵۷۵ ص ۵۷۷ ص ۵۷۹ ص ۵۸۱ ص ۵۸۳ ص ۵۸۵ ص ۵۸۷ ص ۵۸۹ ص ۵۹۱ ص ۵۹۳ ص ۵۹۵ ص ۵۹۷ ص ۵۹۹ ص ۶۰۱ ص ۶۰۳ ص ۶۰۵ ص ۶۰۷ ص ۶۰۹ ص ۶۱۱ ص ۶۱۳ ص ۶۱۵ ص ۶۱۷ ص ۶۱۹ ص ۶۲۱ ص ۶۲۳ ص ۶۲۵ ص ۶۲۷ ص ۶۲۹ ص ۶۳۱ ص ۶۳۳ ص ۶۳۵ ص ۶۳۷ ص ۶۳۹ ص ۶۴۱ ص ۶۴۳ ص ۶۴۵ ص ۶۴۷ ص ۶۴۹ ص ۶۵۱ ص ۶۵۳ ص ۶۵۵ ص ۶۵۷ ص ۶۵۹ ص ۶۶۱ ص ۶۶۳ ص ۶۶۵ ص ۶۶۷ ص ۶۶۹ ص ۶۷۱ ص ۶۷۳ ص ۶۷۵ ص ۶۷۷ ص ۶۷۹ ص ۶۸۱ ص ۶۸۳ ص ۶۸۵ ص ۶۸۷ ص ۶۸۹ ص ۶۹۱ ص ۶۹۳ ص ۶۹۵ ص ۶۹۷ ص ۶۹۹ ص ۷۰۱ ص ۷۰۳ ص ۷۰۵ ص ۷۰۷ ص ۷۰۹ ص ۷۱۱ ص ۷۱۳ ص ۷۱۵ ص ۷۱۷ ص ۷۱۹ ص ۷۲۱ ص ۷۲۳ ص ۷۲۵ ص ۷۲۷ ص ۷۲۹ ص ۷۳۱ ص ۷۳۳ ص ۷۳۵ ص ۷۳۷ ص ۷۳۹ ص ۷۴۱ ص ۷۴۳ ص ۷۴۵ ص ۷۴۷ ص ۷۴۹ ص ۷۵۱ ص ۷۵۳ ص ۷۵۵ ص ۷۵۷ ص ۷۵۹ ص ۷۶۱ ص ۷۶۳ ص ۷۶۵ ص ۷۶۷ ص ۷۶۹ ص ۷۷۱ ص ۷۷۳ ص ۷۷۵ ص ۷۷۷ ص ۷۷۹ ص ۷۸۱ ص ۷۸۳ ص ۷۸۵ ص ۷۸۷ ص ۷۸۹ ص ۷۹۱ ص ۷۹۳ ص ۷۹۵ ص ۷۹۷ ص ۷۹۹ ص ۸۰۱ ص ۸۰۳ ص ۸۰۵ ص ۸۰۷ ص ۸۰۹ ص ۸۱۱ ص ۸۱۳ ص ۸۱۵ ص ۸۱۷ ص ۸۱۹ ص ۸۲۱ ص ۸۲۳ ص ۸۲۵ ص ۸۲۷ ص ۸۲۹ ص ۸۳۱ ص ۸۳۳ ص ۸۳۵ ص ۸۳۷ ص ۸۳۹ ص ۸۴۱ ص ۸۴۳ ص ۸۴۵ ص ۸۴۷ ص ۸۴۹ ص ۸۵۱ ص ۸۵۳ ص ۸۵۵ ص ۸۵۷ ص ۸۵۹ ص ۸۶۱ ص ۸۶۳ ص ۸۶۵ ص ۸۶۷ ص ۸۶۹ ص ۸۷۱ ص ۸۷۳ ص ۸۷۵ ص ۸۷۷ ص ۸۷۹ ص ۸۸۱ ص ۸۸۳ ص ۸۸۵ ص ۸۸۷ ص ۸۸۹ ص ۸۹۱ ص ۸۹۳ ص ۸۹۵ ص ۸۹۷ ص ۸۹۹ ص ۹۰۱ ص ۹۰۳ ص ۹۰۵ ص ۹۰۷ ص ۹۰۹ ص ۹۱۱ ص ۹۱۳ ص ۹۱۵ ص ۹۱۷ ص ۹۱۹ ص ۹۲۱ ص ۹۲۳ ص ۹۲۵ ص ۹۲۷ ص ۹۲۹ ص ۹۳۱ ص ۹۳۳ ص ۹۳۵ ص ۹۳۷ ص ۹۳۹ ص ۹۴۱ ص ۹۴۳ ص ۹۴۵ ص ۹۴۷ ص ۹۴۹ ص ۹۵۱ ص ۹۵۳ ص ۹۵۵ ص ۹۵۷ ص ۹۵۹ ص ۹۶۱ ص ۹۶۳ ص ۹۶۵ ص ۹۶۷ ص ۹۶۹ ص ۹۷۱ ص ۹۷۳ ص ۹۷۵ ص ۹۷۷ ص ۹۷۹ ص ۹۸۱ ص ۹۸۳ ص ۹۸۵ ص ۹۸۷ ص ۹۸۹ ص ۹۹۱ ص ۹۹۳ ص ۹۹۵ ص ۹۹۷ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۱ ص ۱۰۰۳ ص ۱۰۰۵ ص ۱۰۰۷ ص ۱۰۰۹ ص ۱۰۱۱ ص ۱۰۱۳ ص ۱۰۱۵ ص ۱۰۱۷ ص ۱۰۱۹ ص ۱۰۲۱ ص ۱۰۲۳ ص ۱۰۲۵ ص ۱۰۲۷ ص ۱۰۲۹ ص ۱۰۳۱ ص ۱۰۳۳ ص ۱۰۳۵ ص ۱۰۳۷ ص ۱۰۳۹ ص ۱۰۴۱ ص ۱۰۴۳ ص ۱۰۴۵ ص ۱۰۴۷ ص ۱۰۴۹ ص ۱۰۵۱ ص ۱۰۵۳ ص ۱۰۵۵ ص ۱۰۵۷ ص ۱۰۵۹ ص ۱۰۶۱ ص ۱۰۶۳ ص ۱۰۶۵ ص ۱۰۶۷ ص ۱۰۶۹ ص ۱۰۷۱ ص ۱۰۷۳ ص ۱۰۷۵ ص ۱۰۷۷ ص ۱۰۷۹ ص ۱۰۸۱ ص ۱۰۸۳ ص ۱۰۸۵ ص ۱۰۸۷ ص ۱۰۸۹ ص ۱۰۹۱ ص ۱۰۹۳ ص ۱۰۹۵ ص ۱۰۹۷ ص ۱۰۹۹ ص ۱۱۰۱ ص ۱۱۰۳ ص ۱۱۰۵ ص ۱۱۰۷ ص ۱۱۰۹ ص ۱۱۱۱ ص ۱۱۱۳ ص ۱۱۱۵ ص ۱۱۱۷ ص ۱۱۱۹ ص ۱۱۲۱ ص ۱۱۲۳ ص ۱۱۲۵ ص ۱۱۲۷ ص ۱۱۲۹ ص ۱۱۳۱ ص ۱۱۳۳ ص ۱۱۳۵ ص ۱۱۳۷ ص ۱۱۳۹ ص ۱۱۴۱ ص ۱۱۴۳ ص ۱۱۴۵ ص ۱۱۴۷ ص ۱۱۴۹ ص ۱۱۵۱ ص ۱۱۵۳ ص ۱۱۵۵ ص ۱۱۵۷ ص ۱۱۵۹ ص ۱۱۶۱ ص ۱۱۶۳ ص ۱۱۶۵ ص ۱۱۶۷ ص ۱۱۶۹ ص ۱۱۷۱ ص ۱۱۷۳ ص ۱۱۷۵ ص ۱۱۷۷ ص ۱۱۷۹ ص ۱۱۸۱ ص ۱۱۸۳ ص ۱۱۸۵ ص ۱۱۸۷ ص ۱۱۸۹ ص ۱۱۹۱ ص ۱۱۹۳ ص ۱۱۹۵ ص ۱۱۹۷ ص ۱۱۹۹ ص ۱۲۰۱ ص ۱۲۰۳ ص ۱۲۰۵ ص ۱۲۰۷ ص ۱۲۰۹ ص ۱۲۱۱ ص ۱۲۱۳ ص ۱۲۱۵ ص ۱۲۱۷ ص ۱۲۱۹ ص ۱۲۲۱ ص ۱۲۲۳ ص ۱۲۲۵ ص ۱۲۲۷ ص ۱۲۲۹ ص ۱۲۳۱ ص ۱۲۳۳ ص ۱۲۳۵ ص ۱۲۳۷ ص ۱۲۳۹ ص ۱۲۴۱ ص ۱۲۴۳ ص ۱۲۴۵ ص ۱۲۴۷ ص ۱۲۴۹ ص ۱۲۵۱ ص ۱۲۵۳ ص ۱۲۵۵ ص ۱۲۵۷ ص ۱۲۵۹ ص ۱۲۶۱ ص ۱۲۶۳ ص ۱۲۶۵ ص ۱۲۶۷ ص ۱۲۶۹ ص ۱۲۷۱ ص ۱۲۷۳ ص ۱۲۷۵ ص ۱۲۷۷ ص ۱۲۷۹ ص ۱۲۸۱ ص ۱۲۸۳ ص ۱۲۸۵ ص ۱۲۸۷ ص ۱۲۸۹ ص ۱۲۹۱ ص ۱۲۹۳ ص ۱۲۹۵ ص ۱۲۹۷ ص ۱۲۹۹ ص ۱۳۰۱ ص ۱۳۰۳ ص ۱۳۰۵ ص ۱۳۰۷ ص ۱۳۰۹ ص ۱۳۱۱ ص ۱۳۱۳ ص ۱۳۱۵ ص ۱۳۱۷ ص ۱۳۱۹ ص ۱۳۲۱ ص ۱۳۲۳ ص ۱۳۲۵ ص ۱۳۲۷ ص ۱۳۲۹ ص ۱۳۳۱ ص ۱۳۳۳ ص ۱۳۳۵ ص ۱۳۳۷ ص ۱۳۳۹ ص ۱۳۴۱ ص ۱۳۴۳ ص ۱۳۴۵ ص ۱۳۴۷ ص ۱۳۴۹ ص ۱۳۵۱ ص ۱۳۵۳ ص ۱۳۵۵ ص ۱۳۵۷ ص ۱۳۵۹ ص ۱۳۶۱ ص ۱۳۶۳ ص ۱۳۶۵ ص ۱۳۶۷ ص ۱۳۶۹ ص ۱۳۷۱ ص ۱۳۷۳ ص ۱۳۷۵ ص ۱۳۷۷ ص ۱۳۷۹ ص ۱۳۸۱ ص ۱۳۸۳ ص ۱۳۸۵ ص ۱۳۸۷ ص ۱۳۸۹ ص ۱۳۹۱ ص ۱۳۹۳ ص ۱۳۹۵ ص ۱۳۹۷ ص ۱۳۹۹ ص ۱۴۰۱ ص ۱۴۰۳ ص ۱۴۰۵ ص ۱۴۰۷ ص ۱۴۰۹ ص ۱۴۱۱ ص ۱۴۱۳ ص ۱۴۱۵ ص ۱۴۱۷ ص ۱۴۱۹ ص ۱۴۲۱ ص ۱۴۲۳ ص ۱۴۲۵ ص ۱۴۲۷ ص ۱۴۲۹ ص ۱۴۳۱ ص ۱۴۳۳ ص ۱۴۳۵ ص ۱۴۳۷ ص ۱۴۳۹ ص ۱۴۴۱ ص ۱۴۴۳ ص ۱۴۴۵ ص ۱۴۴۷ ص ۱۴۴۹ ص ۱۴۵۱ ص ۱۴۵۳ ص ۱۴۵۵ ص ۱۴۵۷ ص ۱۴۵۹ ص ۱۴۶۱ ص ۱۴۶۳ ص ۱۴۶۵ ص ۱۴۶۷ ص ۱۴۶۹ ص ۱۴۷۱ ص ۱۴۷۳ ص ۱۴۷۵ ص ۱۴۷۷ ص ۱۴۷۹ ص ۱۴۸۱ ص ۱۴۸۳ ص ۱۴۸۵ ص ۱۴۸۷ ص ۱۴۸۹ ص ۱۴۹۱ ص ۱۴۹۳ ص ۱۴۹۵ ص ۱۴۹۷ ص ۱۴۹۹ ص ۱۵۰۱ ص ۱۵۰۳ ص ۱۵۰۵ ص ۱۵۰۷ ص ۱۵۰۹ ص ۱۵۱۱ ص ۱۵۱۳ ص ۱۵۱۵ ص ۱۵۱۷ ص ۱۵۱۹ ص ۱۵۲۱ ص ۱۵۲۳ ص ۱۵۲۵ ص ۱۵۲۷ ص ۱۵۲۹ ص ۱۵۳۱ ص ۱۵۳۳ ص ۱۵۳۵ ص ۱۵۳۷ ص ۱۵۳۹ ص ۱۵۴۱ ص ۱۵۴۳ ص ۱۵۴۵ ص ۱۵۴۷ ص ۱۵۴۹ ص ۱۵۵۱ ص ۱۵۵۳ ص ۱۵۵۵ ص ۱۵۵۷ ص ۱۵۵۹ ص ۱۵۶۱ ص ۱۵۶۳ ص ۱۵۶۵ ص ۱۵۶۷ ص ۱۵۶۹ ص ۱۵۷۱ ص ۱۵۷۳ ص ۱۵۷۵ ص ۱۵۷۷ ص ۱۵۷۹ ص ۱۵۸۱ ص ۱۵۸۳ ص ۱۵۸۵ ص ۱۵۸۷ ص ۱۵۸۹ ص ۱۵۹۱ ص ۱۵۹۳ ص ۱۵۹۵ ص ۱۵۹۷ ص ۱۵۹۹ ص ۱۶۰۱ ص ۱۶۰۳ ص ۱۶۰۵ ص ۱۶۰۷ ص ۱۶۰۹ ص ۱۶۱۱ ص ۱۶۱۳ ص ۱۶۱۵ ص ۱۶۱۷ ص ۱۶۱۹ ص ۱۶۲۱ ص ۱۶۲۳ ص ۱۶۲۵ ص ۱۶۲۷ ص ۱۶۲۹ ص ۱۶۳۱ ص ۱۶۳۳ ص ۱۶۳۵ ص ۱۶۳۷ ص ۱۶۳۹ ص ۱۶۴۱ ص ۱۶۴۳ ص ۱۶۴۵ ص ۱۶۴۷ ص ۱۶۴۹ ص ۱۶۵۱ ص ۱۶۵۳ ص ۱۶۵۵ ص ۱۶۵۷ ص ۱۶۵۹ ص ۱۶۶۱ ص ۱۶۶۳ ص ۱۶۶۵ ص ۱۶۶۷ ص ۱۶۶۹ ص ۱۶۷۱ ص ۱۶۷۳ ص ۱۶۷۵ ص ۱۶۷۷ ص ۱۶۷۹ ص ۱۶۸۱ ص ۱۶۸۳ ص ۱۶۸۵ ص ۱۶۸۷ ص ۱۶۸۹ ص ۱۶۹۱ ص ۱۶۹۳ ص ۱۶۹۵ ص ۱۶۹۷ ص ۱۶۹۹ ص ۱۷۰۱ ص ۱۷۰۳ ص ۱۷۰۵ ص ۱۷۰۷ ص ۱۷۰۹ ص ۱۷۱۱ ص ۱۷۱۳ ص ۱۷۱۵ ص ۱۷۱۷ ص ۱۷۱۹ ص ۱۷۲۱ ص ۱۷۲۳ ص ۱۷۲۵ ص ۱۷۲۷ ص ۱۷۲۹ ص ۱۷۳۱ ص ۱۷۳۳ ص ۱۷۳۵ ص ۱۷۳۷ ص ۱۷۳۹ ص ۱۷۴۱ ص ۱۷۴۳ ص ۱۷۴۵ ص ۱۷۴۷ ص ۱۷۴۹ ص ۱۷۵۱ ص ۱۷۵۳ ص ۱۷۵۵ ص ۱۷۵۷ ص ۱۷۵۹ ص ۱۷۶۱ ص ۱۷۶۳ ص ۱۷۶۵ ص ۱۷۶۷ ص ۱۷۶۹ ص ۱۷۷۱ ص ۱۷۷۳ ص ۱۷۷۵ ص ۱۷۷۷ ص ۱۷۷۹ ص ۱۷۸۱ ص ۱۷۸۳ ص ۱۷۸۵ ص ۱۷۸۷ ص ۱۷۸۹ ص ۱۷۹۱ ص ۱۷۹۳ ص ۱۷۹۵ ص ۱۷۹۷ ص ۱۷۹۹ ص ۱۸۰۱ ص ۱۸۰۳ ص ۱۸۰۵ ص ۱۸۰۷ ص ۱۸۰۹ ص ۱۸۱۱ ص ۱۸۱۳ ص ۱۸۱۵ ص ۱۸۱۷ ص ۱۸۱۹ ص ۱۸۲۱ ص ۱۸۲۳ ص ۱۸۲۵ ص ۱۸۲۷ ص ۱۸۲۹ ص ۱۸۳۱ ص ۱۸۳۳ ص ۱۸۳۵ ص ۱۸۳۷ ص ۱۸۳۹ ص ۱۸۴۱ ص ۱۸۴۳ ص ۱۸۴۵ ص ۱۸۴۷ ص ۱۸۴۹ ص ۱۸۵۱ ص ۱۸۵۳ ص ۱۸۵۵ ص ۱۸۵۷ ص ۱۸۵۹ ص ۱۸۶۱ ص ۱۸۶۳ ص ۱۸۶۵ ص ۱۸۶۷ ص ۱۸۶۹ ص ۱۸۷۱ ص ۱۸۷۳ ص ۱۸۷۵ ص ۱۸۷۷ ص ۱۸۷۹ ص ۱۸۸۱ ص ۱۸۸۳ ص ۱۸۸۵ ص ۱۸۸۷ ص ۱۸۸۹ ص ۱۸۹۱ ص ۱۸۹۳ ص ۱۸۹۵ ص ۱۸۹۷ ص ۱۸۹۹ ص ۱۹۰۱ ص ۱۹۰۳ ص ۱۹۰۵ ص ۱۹۰۷ ص ۱۹۰۹ ص ۱۹۱۱ ص ۱۹۱۳ ص ۱۹۱۵ ص ۱۹۱۷ ص ۱۹۱۹ ص ۱۹۲۱ ص ۱۹۲۳ ص ۱۹۲۵ ص ۱۹۲۷ ص ۱۹۲۹ ص ۱۹۳۱ ص ۱۹۳۳ ص ۱۹۳۵ ص ۱۹۳۷ ص ۱۹۳۹ ص ۱۹۴۱ ص ۱۹۴۳ ص ۱۹۴۵ ص ۱۹۴۷ ص ۱۹۴۹ ص ۱۹۵۱ ص ۱۹۵۳ ص ۱۹۵۵ ص ۱۹۵۷ ص ۱۹۵۹ ص ۱۹۶۱ ص ۱۹۶۳ ص ۱۹۶۵ ص ۱۹۶۷ ص ۱۹۶۹ ص ۱۹۷۱ ص ۱۹۷۳ ص ۱۹۷۵ ص ۱۹۷۷ ص ۱۹۷۹ ص ۱۹۸۱ ص ۱۹۸۳ ص ۱۹۸۵ ص ۱۹۸۷ ص ۱۹۸۹ ص ۱۹۹۱ ص ۱۹۹۳ ص ۱۹۹۵ ص ۱۹۹۷ ص ۱۹۹۹ ص ۲۰۰۱ ص ۲۰۰۳ ص ۲۰۰۵ ص ۲۰۰۷ ص ۲۰۰۹ ص ۲۰۱۱ ص ۲۰۱۳ ص ۲۰۱۵ ص ۲۰۱۷ ص ۲۰۱۹ ص ۲۰۲۱ ص ۲۰۲۳ ص ۲۰۲۵ ص ۲۰۲۷ ص ۲۰۲۹ ص ۲۰۳۱ ص ۲۰۳۳ ص ۲۰۳۵ ص ۲۰۳۷ ص ۲۰۳۹ ص ۲۰۴۱ ص ۲۰۴۳ ص ۲۰۴۵ ص ۲۰۴۷ ص ۲۰۴۹ ص ۲۰۵۱ ص ۲۰۵۳ ص ۲۰۵۵ ص ۲۰۵۷ ص ۲۰۵۹ ص ۲۰۶۱ ص ۲۰۶۳ ص ۲۰۶۵ ص ۲۰۶۷ ص ۲۰۶۹ ص ۲۰۷۱ ص ۲۰۷۳ ص ۲۰۷۵ ص ۲۰۷۷ ص ۲۰۷۹ ص ۲۰۸۱ ص ۲۰۸۳ ص ۲۰۸۵ ص ۲۰۸۷ ص ۲۰۸۹ ص ۲۰۹۱ ص ۲۰۹۳ ص ۲۰۹۵ ص ۲۰۹۷ ص ۲۰۹۹ ص ۲۱۰۱ ص ۲۱۰۳ ص ۲۱۰۵ ص ۲۱۰۷ ص ۲۱۰۹ ص ۲۱۱۱ ص ۲۱۱۳ ص ۲۱۱۵ ص ۲۱۱۷ ص ۲۱۱۹ ص ۲۱۲۱ ص ۲۱۲۳ ص ۲۱۲۵ ص ۲۱۲۷ ص ۲۱۲۹ ص ۲۱۳۱ ص ۲۱۳۳ ص ۲۱۳۵ ص ۲۱۳۷ ص ۲۱۳۹ ص ۲۱۴۱ ص ۲۱۴۳ ص ۲۱۴۵ ص ۲۱۴۷ ص ۲۱۴۹ ص ۲۱۵۱ ص ۲۱۵۳ ص ۲۱۵۵ ص ۲۱۵۷ ص ۲۱۵۹ ص ۲۱۶۱ ص ۲۱۶۳ ص ۲۱۶۵ ص ۲۱۶۷ ص ۲۱۶۹ ص ۲۱۷۱ ص ۲۱۷۳ ص ۲۱۷۵ ص ۲۱۷۷ ص ۲۱۷۹ ص ۲۱۸۱ ص ۲۱۸۳ ص ۲۱۸۵ ص ۲۱۸۷ ص ۲۱۸۹ ص ۲۱۹۱ ص ۲۱۹۳ ص ۲۱۹۵ ص ۲۱۹۷ ص ۲۱۹۹ ص ۲۲۰۱ ص ۲۲۰۳ ص ۲۲۰۵ ص ۲۲۰۷ ص ۲۲۰۹ ص ۲۲۱۱ ص ۲۲۱۳ ص ۲۲۱۵ ص ۲۲۱۷ ص ۲۲۱۹ ص ۲۲۲۱ ص ۲۲۲۳ ص ۲۲۲۵ ص ۲۲۲۷ ص ۲۲۲۹ ص ۲۲۳۱ ص ۲۲۳۳ ص ۲۲۳۵ ص ۲۲۳۷ ص ۲۲۳۹ ص ۲۲۴۱ ص ۲۲۴۳ ص ۲۲۴۵ ص ۲۲۴۷ ص ۲۲۴۹ ص ۲۲۵۱ ص ۲۲۵۳ ص ۲۲۵۵ ص ۲۲۵۷ ص ۲۲۵۹ ص ۲۲۶۱ ص ۲۲۶۳ ص ۲۲۶۵ ص ۲۲۶۷ ص ۲۲۶۹ ص ۲۲۷۱ ص ۲۲۷۳ ص ۲۲۷۵ ص ۲۲۷۷ ص ۲۲۷۹ ص ۲۲۸۱ ص ۲۲۸۳ ص ۲۲۸۵ ص ۲۲۸۷ ص ۲۲۸۹ ص ۲۲۹۱ ص ۲۲۹۳ ص ۲۲۹۵ ص ۲۲۹۷ ص ۲۲۹۹ ص ۲۳۰۱ ص ۲۳۰۳ ص ۲۳۰۵ ص ۲۳۰۷ ص ۲۳۰۹ ص ۲۳۱۱ ص ۲۳۱۳ ص ۲۳۱۵ ص ۲۳۱۷ ص ۲۳۱۹ ص ۲۳۲۱ ص ۲۳۲۳ ص ۲۳۲۵ ص ۲۳۲۷ ص ۲۳۲۹ ص ۲۳۳۱ ص ۲۳۳۳ ص ۲۳۳۵ ص ۲۳۳۷ ص ۲۳۳۹ ص ۲۳۴۱ ص ۲۳۴۳ ص ۲۳۴۵ ص ۲۳۴۷ ص ۲۳۴۹ ص ۲۳۵۱ ص ۲۳۵۳ ص ۲۳۵۵ ص ۲۳۵۷ ص ۲۳۵۹ ص ۲۳۶۱ ص ۲۳۶۳ ص ۲۳۶۵ ص ۲۳۶۷ ص ۲۳۶۹ ص ۲۳۷۱ ص ۲۳۷۳ ص ۲۳۷۵ ص ۲۳۷۷ ص ۲۳۷۹ ص ۲۳۸۱ ص ۲۳۸۳ ص ۲۳۸۵ ص ۲۳۸۷ ص ۲۳۸۹ ص ۲۳۹۱ ص ۲۳۹۳ ص ۲۳۹۵ ص ۲۳۹۷ ص ۲۳۹۹ ص ۲۴۰۱ ص ۲۴۰۳ ص ۲۴۰۵ ص ۲۴۰۷ ص ۲۴۰۹ ص ۲۴۱۱ ص ۲۴۱۳ ص ۲۴۱۵ ص ۲۴۱۷ ص ۲۴۱۹ ص ۲۴۲۱ ص ۲۴۲۳ ص ۲۴۲۵ ص ۲۴۲۷ ص ۲۴۲۹ ص ۲۴۳۱ ص ۲۴۳۳ ص ۲۴۳۵ ص ۲۴۳۷ ص ۲۴۳۹ ص ۲۴۴۱ ص ۲۴۴۳ ص ۲۴۴۵ ص ۲۴۴۷ ص ۲۴۴۹ ص ۲۴۵۱ ص ۲۴۵۳ ص ۲۴۵۵ ص ۲۴۵۷ ص ۲۴۵۹ ص ۲۴۶۱ ص ۲۴۶۳ ص ۲۴۶۵ ص ۲۴۶۷ ص ۲۴۶۹ ص ۲۴۷۱ ص ۲۴۷۳ ص ۲۴۷۵ ص ۲۴۷۷ ص ۲۴۷۹ ص ۲۴۸۱ ص ۲۴۸۳ ص ۲۴۸۵ ص ۲۴۸۷ ص ۲۴۸۹ ص ۲۴۹۱ ص ۲۴۹۳ ص ۲۴۹۵ ص ۲۴۹۷ ص ۲۴۹۹ ص ۲۵۰۱ ص ۲۵۰۳ ص ۲۵۰۵ ص ۲۵۰



میں ۹۹ ص ۱۲ میں زراہ پر محبت کی روایت ہے

۱۳۱ اور رجال کشی ص ۹۱، ص ۱۸۲ میں بریدہ کی تعریف اور ص ۹۹ ص ۱۲ میں اس پر سنت کی روایت  
(۴) اور رجال کشی ص ۹۱، ص ۱۸۲ میں محمد بن مسلم کی تعریف کی روایت اور ص ۱۲ ص ۹۱ میں اس پر سنت کی روایت  
(۵) اور رجال کشی ص ۹۱ ص ۱۸۲ میں ابو بصیر کی تعریف کی روایت اور ص ۱۱۶ ص ۶ میں اس کی  
نذمت کی روایت ہے۔

(۶) روایت ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ محبت علی کتنے ہی بڑے گناہ کو مٹا دیتا ہے تو بھی اس کی مغفرت یقینی ہے  
سید بن محمد الحیري اشعار و تعریف علی رضی اللہ عنہ  
یہ بیان میں کہ مدحیہ اشعار کسے تھے، فضیل ابن عیاض  
نے وہ اشعار جعفر صادق کے سامنے پڑھے (القول)  
نہیں نے کسی کی آواز سنی جو ہمیں پر وہ کہہ رہا تھا  
یہ شعر کس نے کہے ہیں، نہیں نے کہا سید بن محمد  
حیري نے۔ تو اس نے کہا: اللہ اس پر رحم کرے  
میں نے کہا کہ میں نے اسے نبیذ پیتے دیکھا ہے، تو  
اس نے پھر کہا: اللہ اس پر رحم کرے، میں نے  
کہا کہ نبیذ از سستاق پیتے ہوئے میں نے اسے  
دیکھا ہے تو اس نے کہا کہ شراب ہی تو پی ہوئی، میں نے کہا، ہاں! تو کھٹے گئے، اللہ اس پر رحم کرے  
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کس محبت علی کی مغفرت نہ کرے؟

اور روایت ذیل میں اسی سید بن محمد کو رد سیاحی کی قدرتی ہزرا ملنے کا ذکر ہے حالانکہ روایت  
بالا میں گزرا کہ وہ باوجود شراب پینے کے محبت علی کی وجہ سے مغفود ہے۔

حدیث ابو الحسن بن ابی یوسف بن ابی یوسف  
قال روی عن السید بن محمد الشاعرا سووہ  
عن الموت فقال هذا یفعل یا ولیاً شکو  
یا امیر المؤمنین (رجال کشی ص ۱۸۲ ص ۱۳۱)  
ابو الحسین بن ابی یوسف مروزی کہتے ہیں کہ موت  
کے وقت سید بن محمد شاعر کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا تو  
اسنے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کے جواب  
کے ساتھ میں معاملہ کیا جاتا ہے؟

اس سے ثابت ہوا کہ شیعوں کے بزرگ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے ہمیں کا چہرہ موت کے وقت  
سیاہ ہو جاتا ہے۔

(۱۷) عن رضا علیہ السلام یونس بن عبد الرحمن  
فی زمانہ کسلمان الفارسی فی زمانہ  
(رجالی کشی ص ۲۳۳ س ۲۱۱)

وہنا کہہ دی کہ یونس بن عبد الرحمن اپنے زمانے میں  
ایکے ہی جیسے سلمان فارسی (یونس مشرقی) اپنے زمانے  
میں تھے (رجالی کشی ص ۲۳۳)

اور سلمان فارسی کی تعریف میں رجال کشی ص ۹ س ۱۷ اور مدنیہ کتب ص ۱۱۵ میں روایت ہے  
دونوں روایتوں کے مجموعہ سے یونس بن عبد الرحمن کی حدیث ثابت ہوئی، مگر رجال کشی ص ۲۰۹ س ۲ میں  
رضا علیہ السلام ہی سے روایت ہے کہ یونس بن عبد الرحمن انہما زانیہا ہذا یعنی ہے۔  
اہل بیت کے دشمن :

ان لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی معاملہ تو اوپر کی روایات سے معلوم ہو چکا، اب ذیل  
درجہ اول دشمنی اہل بیت کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا جس کا خلاصہ فرمائیں۔  
(۱۷) عن اہل بیتنا علیہ السلام قال ان جبریل بن  
علی مامون علیہ السلام علیہ وسلم قتالہ یامامون  
ان الله یبشرك بمولود یولد من فاطمة تقتله  
امتك من بعدك فقتل وعلی بنی السلام  
حاجبہ فی مولود یولد من فاطمة تقتله امی  
من بعدی فمرك فزہبط قتالہ امی  
نقال یا جبریل وعلی بنی السلام حاجبہ فی  
فی مولود تقتله امی من بعدی فمرك فزہبط  
ال السلام فزہبط قتالہ امی ان ربك یقرک  
السلام ویشرك یا فاطمہ فی ذریۃ الامامة  
والولایۃ والوصیۃ قتالہ قد ضیعت ثوابہ  
ال فاطمہ ان الله یبشرك بمولود یولد من فاطمہ  
امی من بعدی فان سلت الہ ان لا حاجبہ فی  
فی مولود تقتله امی من بعدك فزہبط قتالہ  
ان الله قد جعل فی ذریۃ الامامة والولایۃ و

جبریل صادق فرماتے ہیں جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے  
علیہ السلام پر نازل ہوئے تو فرمایا، اے محمد مہل اخر  
علیہ السلام، اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹے کی بشارت  
دیتے ہیں جو فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے پیدا ہوگا  
جسے آپ کے بعد آپ کی امت شہید کر دے گی  
حضرت علیہ السلام نے فرمایا، میرے بعد پر سلام  
مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں جو فاطمہ سے پیدا  
ہو اور پھر اسے میرے بعد میری امت شہید کرے  
جبریل علیہ السلام اوپر تشریف لے گئے اور فرمایا  
دیر بعد پھر نازل ہوئے اور پھر وہی بات کسی آپ  
نے پھر وہی جواب دیا، جبریل امین پھر واپس  
تشریف لے گئے اور پھر آئے اور فرمایا کہ اے  
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے رب نے آپ کو  
سلام کہا ہے اور وہ آپ کو بشارت دیتے ہیں  
کہ وہ ان کی اولاد میں امامت، ولایت اور

الوحیۃ فارسل الیہا فی قدسیت (حق قولہ)  
ولم یرضم الحسن من فاطمۃ علیہا السلام ولا  
من انبی کان یوق بہا بنی علیہ السلام  
فیضم الیہا من فیہ فیرضم منہا یکفی الیومین  
اداملائث (محول کافی ص ۳۹۳)

وحیث رکبیں گے تب آپ نے فرمایا کتاب میں  
راضی ہوں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس پیغام  
بھیجا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے بچے کی بشارت دیتے ہیں  
جو آپ سے پیدا ہوگا، جسے میری اُمت میرے

بعد شہید کرے گی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے ایسے بچے کی کوئی حاجت نہیں جسے آپ  
کی اُمت شہید کرے، آپ نے پھر پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں امامت و ولایت اہدویت  
رکھی ہے تب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) راضی ہوئیں، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اسکا ہلہ  
اپنی والدہ محترمہ سے یہ لیا کہ اس کے بعد نہ اپنی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا اور نہ ہی کسی  
اور عورت کا (یہی ان کو جنس محبت سے نفرت ہو گئی جو اسکی پیدائش پر ناخوش تھی) آپ کو حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا، آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دیتے، حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) اس سے  
دودھ پیتے جو ان کو دو تین روز تک کفایت کرتا۔

جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ  
(رضی اللہ عنہا) حضرت حسین (رضی اللہ عنہ)  
سے حاملہ ہوئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
جبریل امین تشریف لائے اور کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ  
عنہا) منقریب ایک بچہ جننے گی جسے آپ کے بعد  
آپ کی اُمت قتل کرے گی، پس جب فاطمہ نے حاملہ  
ہوئیں تو وہ اس محل کو بُرا سمجھتی تھیں اور جب بچہ  
پیدا ہوا تو اس کو بھی بُرا سمجھتی تھیں جعفر صادقؑ  
نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی ماں ایسی نہیں جو اپنے  
بچے کو بُرا سمجھتی ہو مگر حضرت فاطمہؑ اسے بُرا سمجھتی

(۲) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال  
لما حملت فاطمۃ بالحسن جاء جبرئیل  
ال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان  
فاطمۃ ستلد غلاما تقتلک من بعدہ  
فلما حملت فاطمۃ بالحسن کوهت حملہ و  
حین وضعتہ کوهت وضعتہ ثور قال (الوجدان)  
علیہ السلام لعل فی الذنبا ام تلد غلاما لکوفہ  
ونکلہا کرہتہ لما علمت انہ یقتل قال و فیہ  
نزلت طائۃ ثلاثہ حملتہ امہ کرہا و وضعتہ  
کرہا (حوالہ بالا)

تھیں اسلئے کہ وہ جانتی تھیں کہ یہ بچہ شہید ہوگا (العیاذ باللہ شہادت کی نحوست کی وجہ سے وہ بچے  
کو بُرا سمجھتی تھیں) جعفر صادقؑ نے کہا کہ آیت حملتہ امہ کرہا لہذا اسی سلسلے میں نازل ہوئی ہے،  
(اُس کی ماں نے اسے محل کی حالت میں بھی بُرا سمجھا اور پیدا ہونے کے بعد بھی) یہ ترجمہ اہل تشیع

کاپیہ حاکم آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر انسان کو اس کا شکر گزرا دہ ملے رہنا چاہیے اس لئے کہ اس نے حالت عمل اور وقت پیدا کثرت کی تکلیفیں برعاشت کی ہیں۔

کسی شاعر نے اسے یوں منظوم کیا ہے

ہائے رے شیر مظلومی تری زدم بوی تیری جنت تین بد گرہ راضی ہرچی خیل اول پھر بھی تھی تیری دلاؤ دلاؤ  
کوڑے پاس و مرگ کوڑی کی اے کر حاکم آیت آشکار ٹکڑے غیر سے کھیا بوش تھا دلاؤ دلاؤ کانہ پور سازنا  
دیکھا آپ نے کہ شیعہ مذہب میں شہادت کتنی بڑی چیز ہے اور حضرت حسین شہید ہونے کی وجہ سے  
ان کے خیال میں کس قدر کدوہ و مبغوض ہیں اور حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان  
کس قدر معادلات اور بغض ثابت کیا گیا ہے لہذا اللہ تعالیٰ عنہ، اُمید ہے کہ مضمون بالا دیکھنے کے بعد  
شیعہ کی تکفیر میں کسی کو بھی شبہ نہ رہے گا۔

## کیا شیعہ اہل کتاب ہیں؟

مفتزاد کے بارے میں تحریر شامی کی بنا پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا، بعد میں توبہ ہوا کہ یہ ایک  
زندقہ ہے، اس لئے انہیں اہل کتاب میں داخل کرنا صحیح نہیں، زندقہ میں ہیں،

① بمن سنا حق، یعنی اسلام کا مدعی ہو اور کفر و عقائد چھپاتا ہو، وقال العلامة القضاؤی: قد افترق  
دیان کان ۱۴۴۱ ہجری بمذہبہ النبی من اللہ علیہ السلام و اختلفوا فی شہادۃ الاسلام و طعنوا علی کفر بالاعتقاد  
عنہما الزندقہ (شرح المقاصد ص ۲۳۲۶۹) وقال المحافظ (الحدیث ص ۲۳۲۶۹) اللہ تعالیٰ و اختلف  
فی نفسہ، فقیل هو المظن للکفر المظہر للاسلام کالتناقض (حدیث القضاؤی ص ۲۳۲۶۹)  
② جو شخص عقائد اسلام میں تاویلات بالظن کرتا ہو، ایسا شخص اگرچہ اپنے عقائد کفر کو پوشیدہ  
رکھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ان کی اشاعت کرتا ہے اس کے باوجود اسے زندقہ کہا جاتا ہے۔

قال العلامة ابن عابدین: ما وافقه تعالیٰ (قوله العرفی) ای ما التزمه الذاعی للذی یدعی عوانا سالی  
فذاقہ ۱۴۴۱ فان قلت کيف یكون عرفنا داعیا الى الضلال وقد عرف فی مفهوم الشرع بان یبطن الکفر،  
قلت لا بعد فیہ فان التزم فی یحیی کفر و یروج عقیدۃ الفاسد عن یخرج فی الصواب لا یصححہ و هذا یستوی  
ابطان الکفر فلا ینافی اظہارہا لادعی الی الضلال و کونه معروفا بالاضلال ۱۴۴۱ ابن کمال  
(مراد المختار ص ۲۳۲۰۵)

وقال الشاہ طایفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان المخالف للدين الحق ان لم یعترف بسلام ینہ عن نہ نہ





(۲) لقولہ من فیل لہ یا ہاضمات و صلی اللہ قال ان الجنة تشاق النار ثلاث طوافات فمروق المانی یصلن الملائکۃ کل منہ

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اعلان سے کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں آگ کی شقائق ہیں، ادا آپ

ایسے فاروق ہیں کہ آپ کی زبان پر رشتہ ہوتا ہے، (۳) قال بعض المحدثین بحضرة الصادق علیہ السلام

یعنی آپ کی رائے کے مطابق وحی نازل ہوتی ہے بعض مفسرین نے جعفر صادق کی موجودگی میں

علیہ السلام رجل من الشهوة ما تقول فی العشر من الفحشاء قال اقول فیما فی الخبر

کسی شیخ سے کہا کہ صحابہ کرام میں سے عشرہ مبشرہ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو وہ (شیخ)

الذی یحاطہ بہ سبائی ورنہ وہ سبائی قال السائل الحمد لله من ما انقذ من بختک

کہنے لگا کہ میں ان کے بارے میں ابھی رائے رکھتا ہوں، اسی شخص نے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے

كنت ما ظنك لا تضیء بعض الفحشاء فقال لعل من اخلص واحدا من العوامة فعليه لعنة

گناہوں کو مٹا دیں گے اور میرے نصیحت بلند فرمائیں گے، پوچھنے والے صاحب نے کہا خدا

الله والملائكة فقال لعنك قتال ما تقول لیمن بعض العشر من الفحشاء فقال من

کا شکر ہے کہ اس نے مجھے میرے بعض سے نہایت دلائی میں تو تیسرا صحابہ رضی اللہ عنہ علیہ السلام

ابن العشر فعليه لعنة الله والملائكة وانا اجمعون وسمی علی بن جریج کہ وہ ایک یزیدی

سے عداوت رکھنے کی وجہ سے رافضی کہتا تھا وہ شخص (شیخ) کہنے لگا جو کوئی کسی ایک صحابی

سے بعض رکھے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس نے کہا کہ شاید تم اس قول میں کوئی تاویل کر رہے ہو۔

عشرہ مبشرہ کے بارے میں بتائیے کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے تو اس نے کہا کہ جو عشرہ مبشرہ کے ساتھ

بعض رکھے، اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت۔

بعض رکھے، اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت۔

(۳) فروع کافی جلد ۲ نصف اول ص ۳ پر بھی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت مذکور ہے۔

(۵) شیخ البیہاقہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبات منقول ہیں جن میں کئی جگہ بہت کثرت سے شیخ

رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکور ہے، مثال کے طور پر صفحات ذیل ملاحظہ ہوں،

شیخ البیہاقہ جلد ۱ ص ۳۵، ۱۸۶، ۱۸۹، ۲۳۹ اور جلد ۲ ص ۲۴، ۳۵، ۳۸، ۹۸، ۱۱۲، ۱۱۳ اور جلد ۳ ص ۸

(۶) شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر عسکری میں آیت اولیٰک ما کان لہم ان یدخلوها الا بالفتن کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مشہور کرامت یا ساریۃ الجبل مذکور ہے۔

یہ عالم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا ایسی

ہذا عن الخطاب اذا قیل لہم خیر شیخ

۱۸

انه كان على النبي خطب اذ نادى في كل  
خطبة يا سارية الجبل وعجبت القصابة  
ما هذا من الكلام الذي في هذه الخطبة  
فلما نعت الخطبة والصلوة قالوا ما قولك  
في خطبتك يا سارية الجبل فقال اعلوا  
ان وانا اخطب رمية بعدى حتى رايتهم  
وقد اسقطوا بين يدي جبل هناك وقد جلد  
بعض الكفار ليدخلوا سعد بن ابى وقاص سائر  
من معه من المسلمين فيحيطوا بهم فيقتلهم  
فقلت يا سارية الجبل ليلتجى اليه فيمنعهم  
ذلك من ان يحيطوا به ثريقا تلويح منحه  
الله اخوانكم المؤمنين اكناف الكافرين  
وفتح الله عليهم بلادهم وحققوا هذا  
الوقت نيرة عليكم المنبر بذلك وابين  
الديانة ونهاوند اكثر من خمسين يوما  
(تفسير مسكر مطبع معمرى مشاء)

حالت میں جبکہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے  
بلند آواز سے فرمانے لگے یا ساریۃ الجبل (اے  
ساریۃ پہاڑ کی پناہ نو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم  
اس سے تعجب کرنے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
جب خطبہ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت کرنے  
پر فرمایا کہ اثناء خطبہ میں میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا  
کہ مسلمانوں کا لشکر پہاڑ کے نیچے صف بستہ ہے  
اور چند کافر پہاڑ کے نیچے سے آئے تاکہ حضرت  
سعد بن ابی وقاص اور دیگر مسلمانوں کا گھراؤ  
کر کے ان پر حملہ کریں، اسوقت میں نے یا ساریۃ  
الجبل کہا، لہذا پہاڑ کی طرف پناہ لیکر کفار کے  
گھراؤ سے بچ جائیں اور پھر ان سے مقابلہ کر لیں  
اللہ تعالیٰ نے ہمارے بھائیوں کو کافروں کے آغ  
سے نجات دی اور کافروں پر مسلمانوں کو فتح ہوئی  
پھر فرمایا اس وقت کو یاد رکھو تمہارے پاس  
اس کی خبر آئے گی۔

مریضہ مشورہ اور نہادہ (جہاں یہ شکر تھا) کے درمیان پاس دن کی مسافت سے زیادہ فاصلہ  
طردہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے امام باقر سے  
پوچھا کہ کیا تم لوگوں پر سونا چاندی چڑھانا جائز ہے؟  
تو کہا کہ جائز ہے اس لئے کہ حضرت ابو بکر صدیق  
نے اپنی تلوار پر سونا چڑھایا تھا۔ وادی کہتے ہیں  
کہ میں نے عرض کیا کہ آپ بھی صدیق کہتے ہیں؟  
تو امام باقر قایت جوش سے اچھل کر کھڑے ہوئے  
اور قہر سے کہہ کر فرمانے لگے، ہاں میں صدیق کہتا  
ہوں! ہاں میں صدیق کہتا ہوں!! ہاں میں

(۷) وعن عروة بن عبد الله قال سألت  
ابا جعفر محمد بن علي عليه السلام عن حنية  
السيوف فقال لا بأس به فقال قد سمعنا ابو بكر  
الصديق رضي الله عنه سيفه قلت فستقول  
الصديق ثوب وثبة واستقبل القبلة وقال  
نعم الصديق، نعم الصديق، نعم الصديق  
فمن لم يقاتل له الصديق فلا صدق الله  
له تولا في الدنيا ولا في الآخرة۔





(۱۵) قال ابو جعفر علیہ السلام فی حق علی بن ابی طالب  
علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام  
جبرئیل علیہ السلام فقال یا محمد ان الله  
تبارک و تعالیٰ یقول فی حق علی بن ابی طالب  
استاذ من السلام (من بحار الفقیہ ج ۲ ص ۲۱۱)

ابو جعفر فرماتے ہیں سرور کی بات جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں تک شریعت لائے گئے تو فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام سے ملے اور فرمایا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تیری ناست میں سے غوروں کے ساتھ متعدد کرتے والوں کو بخش دیا۔

اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں، امیر شیعہ کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سرور سے شریعت لائے تو بجائے ناز کے تحفہ کے ان کے لئے بے شری اور حیا سوزی کا سامان لائے اور العیاذ باللہ انہیں یہ بشارت دی گئی کہ اسی میں تمہاری نجات اخروی کا راز پوشیدہ ہے۔

(۱۶) ردی بکر بن محمد بن ابی عبد اللہ علیہ السلام  
قال سألت عن النقة فقال الی لاکہ للرجل  
ناؤ من ان یخرج من الدنیا وقد بقوت علیہ  
حلاۃ من خلال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
لیرفعنہا (من بحار الفقیہ ج ۲ ص ۲۱۱)

حضرت صادق علیہ السلام کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ شری کسی عورت کے لئے یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ دنیا سے اس حالت میں ہٹا جائے کہ اس کے زینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ عورتوں میں سے کوئی نہ ملے باقی ہو (یعنی متعدد کر کے نہ نکال دیا ہو)

(۱۷) جو شخص متعدد کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اپنی بہشت سے ہے (تحفۃ السویم ص ۱۵)  
(۱۸) مذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعدد کرے (تحفۃ السویم ص ۱۶)  
دیوٹی و بے غیرتی کے مظاہرہ اور نفس مارہ کی تسکین کے لئے متعدد جیسا ہم مرادیم ثابت نسویم کافی نہ ہوتا تو اس سے بھی آسانی ترکیب تحلیل نکال کر بے غیرتی کو بھی شرادیا، ابن بابویہ کتاب اعتقادات میں لکھتا ہے، اسباب حل المرأة عند ما اوجبت النکاح و ملاءک الیمن و اللقعة و التحلیل، تحلیل کی تفسیر کتب شیعہ میں تلاش کرنے کا موقع نہیں ملا، ایک بہت بڑے دریافت کرنے پر بتایا کہ اس کا معنی فرج مراد ہے، دنیا کا بدترین سے بدترین جان بھی حضرت انسان کی اس شرافت کے سامنے شرم کے مارے سرنگوں ہے۔

شیعہ لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ ایک حدیث کی صداقت کے انکار سے ان پر کیا کیا آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں، جن سے مذہب و روایات کی بندشوں سے تو وہ آزاد ہو رہی چکے، اخلاق و انسانیت بھی شیعہ معاشرے سے رخصت ہو گئی، فقط واللہ اعلم  
۱۹ ذی قعدہ ۱۳۸۲ ہجری



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# شیعوں کو اہم مشورہ

## خالد بن شیعہ بن جاور تو سارے جھگڑے ختم

(دعوتِ اسلام از فقیر حضرت الشیخ رحمت برکات رحمہ اللہ بطور سلفیہ جلد ۱ ص ۱۷۹)

شیعہ کا مذہب بالاتفاق ہے کہ یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے اس کا ایک حرف بھی صحیح نہیں، ان کے مذہب کی بنیاد اسی پر قائم ہے، مگرچہ بعض شیعہ قرآن کو دیکھتے اور تلاوت کرتے ہوں، لیکن کتابوں میں رکھا ہے کہ یہ مسئلہ ان کے ہاں متواترات میں سے ہے، متواتر اسے کہتے ہیں کہ کسی چیز کے خبر دینے والے اس قدر ہوں کہ دنیا کی کون فالت اسکے خلاف کو بار نہ کراسکے، جیسا کہ کاد جود اس شخص کے لئے بھی یقینی ہے کہ جس نے سکتہ نہ دیکھا ہو، اسی طرح ان کے نزدیک قرآن کا ایک حرف صحیح نہ ہونا اتنا یقینی ہے کہ اسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا، حالانکہ اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کے ایک لفظ کا انکار کر دینے والا بھی کافر ہے۔

### ایک اعتراض اور اس کا حل

شیعہ آپیکیں کہ شیعہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں قرآن ہمارے گھروں میں رکھا ہوا ہے ہم پر یہ اہم لفظ اور بلا وجہ ہے۔ مگر نہیں کستا ہوں کہ جب ان کی کتابوں میں رکھا ہوا ہے اور وہ ان کتابوں کو صحیح کہتے ہیں ان کو چومنے میں دینوں سے لگاتے ہیں اپنے گھروں میں رکھتے ہیں تو آخر یہ کتابیں اگر ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں تو ان کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہے؟ میں نے ان کی کتابیں خوب دیکھی بھالی ہیں، ان کو خوب کھنگال کر دیکھا ہے، جو کون جاکسی کی بھال نہیں کہ اس کا ایک حرف بھی جھٹلا سکے، چاہیں تو کتاب بھال کر دکھاؤں گا، ان کی کتابوں میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مجلس میں ایک مجتہد صاحب سے کسی نے پوچھا کہ قرآن کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ صحیح ہے، بعد میں ان کے کسی شاگرد نے کہا کہ آپ ہم کو تورات دن یہ پڑھاتے اور سکھاتے رہتے ہیں کہ یہ قرآن لفظ ہے اور آج آپ نے یہ نئی بات کہی، تو مجتہد صاحب کہنے لگے، قلنہ تعقیہ میں نے تعقیہ کیا تھا۔

### تعقیہ کی حقیقت

تعقیہ ان کے دین کا جز ہے، تعقیہ کے معنی ہیں جھوٹ بولنا، نفاق سے کام لینا، کسی کو دھوکہ

لے ان عبارات کی تفصیل مولانا "کیا شیعہ مسلمان ہیں" کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

دینا وغیرہ، ان کے مذہب میں تقیہ ہاڑی نہیں بلکہ بہت بجا ثواب ہے، جو آدمی نفاق سے کام نہیں لیتا وہ بے دین ہے، اصل کالی کی روایت ہے لادین لمن لا تقینکۃ اور ایک روایت میں ہے لا ایمان لمن لا تقینکۃ، یعنی جو شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا وہ بے دین اور بے ایمان ہے۔ ایک یہ کہ ان کے ایمان میں سے یہ ہے کہ قرآن کا ایک حرف بھی صحیح نہیں۔ دوسری یہ کہ جھوٹے مولانا دھوکہ دینا فرض ہے بلکہ عین ایمان ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ وہ گھروں میں قرآن کیوں رکھتے ہیں اور اُسے دھوکہ دہی کے دہر کیا ہو سکتا ہے جس کا نام انہوں نے تقیہ رکھا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خسرو  
جو چاہے آپ کا شہن کرشمہ سدا ذکرے

## اہل تشیع کا امتحان

ان شیعوں کا امتحان اس طرح ہوا کہ تم اگر قرآن کو صحیح کہتے ہو تو یہ بتا دو کہ جن شیعوں میں سے اور دیگر حضرات نے قرآن کو غلط کہا ہے وہ مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر تم اپنے دعوے میں کچے ہو تو قرآن کو غلط کہنے والے جتنے گورے ہیں سب کو کافر کہو، اپنے بھتیجے کو جو یہ کہہ گئے ہیں کافر کہو اور ان کی ایسی کتابیں چلا دو تو ہم مان میں گئے کہ تم اپنے دعوے میں کچے ہو، لیکن اگر ان کتابوں کو چھاپتے ہو، ان کی تعظیم کرتے ہو، ان کے مصنفین کو اپنا امام مان کر ان کا احترام کرتے ہو تو معلوم ہوا کہ کچھ دال میں کالا ہے۔

پچھلے دنوں قادیانیوں کا بھی اسی طرح امتحان ہوا کہ جب انہوں نے یہ کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں، ہمارا ختم نبوت پر ایمان ہے تو ان سے کہا جاتا تھا کہ تم غلام احمد کو کافر کہو ان کی کتابیں خاکستر کر دو۔

حیدر آباد دکن کے صدیق دیندار جن بسویشد کے چند گنتی کے متقدمین ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم باہرین اسلام ہیں، ہمارا اسلام پر یقین ہے، ہم دیندار ہیں، ان سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ صدیق دیندار جو پٹے غلام احمد کا چیلنا بنا، پھر ترقی کر کے خود نبی بن بیٹھا اور بعد میں نہ ای کا دعویٰ کیا اسے کافر کہو، یہ عجیب بات ہے کہ غلام احمد قادیانی جو صدیق بن بسویشد کا پیروں ہے وہ تو

۱۔ اصول کالی ص ۳۳ ۲۔ اصول کالی ص ۳۳

صرت نبی ہوا اور اس کا مریہ صدیق دیندار خدا بن گیا۔  
 بریں عقل و دانش بسبب گریست

آز کسی کے دعوے کے صدق و کذب کی کوئی کسوٹی اور معیار بھی تو ہوتا ہے، اس سے  
 بتر کوئی کسوٹی ہو تو بتا دو۔ آج اگر خدا نخواستہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب لے آئے جس میں  
 لکھا ہو کہ خدا کا وجود نہیں ہم اس کو چومیں، چاٹیں، فلات چڑھائیں، سینوں سے لگائیں اور کہیں  
 کہ ہم خدا کو ماننے میں تو یہ کوئی ایسا بے وقوف ہے جو ہمارے اس دعوے کو ماننے کے لئے تیار  
 ہو، یہی حال ہے ان شیعوں کا کہ ان کی کسی بھی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ قرق صحیح ہے۔  
 شیعوں کی اہم کتب :

شیعوں کی اہم کتابیں کافی اور صافی ہیں۔ صافی دُوبیں، ایک اصول کافی کی شرح ہے  
 دوسری تفسیر کے فن میں ہے، ان کتابوں کے حوالے اگر دیکھئے ہوں تو میری کتاب احسن الفتاویٰ  
 میں ان کو تفصیل سے دیکھا جاسکتا ہے۔

بہر حال اصول کافی ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کا کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا، دوسری کتاب  
 کے بارے میں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مجتہد ہیں اور ایک مجتہد پر دوسرے مجتہد کا قول حجت نہیں ہوتا،  
 اس کا جواب یہ ہے کہ جن مجتہدین نے قرآن تک کا انکار کر دیا ہے ان کو کافر کیوں نہیں کہتے؟ نیز  
 ان کی کوئی بات گستاخ تو اصول کالی کو پکڑنا چاہیے اس کا وہ کسی طرح انکار نہیں کر سکتے، اسکی وجہ  
 بھی شنیع ہے، کہتے ہیں کہ یعقوب کلینی نے اس زمانے میں یہ کتاب لکھی جبکہ امام مدنی کی غیبت صغریٰ  
 کا زمانہ تھا، امام مدنی کے خار میں جا کر غائب ہونے کے بارے میں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک  
 زمانے تک میں خار میں وہ چھپے ہوئے ہیں ان کے خاص لوگوں کو اس کا علم تھا کہ کہاں ہیں یہ غیبت  
 صغریٰ ہے اور بعد میں وہ ایسے غائب ہو گئے کہ کسی کو اس کا پتہ نہ چلا کہ اب وہ کہاں ہیں یہ غیبت  
 کبریٰ ہے۔ یہ شیعہ بڑے نافرمان ہیں ان کا امام تو مسلمانوں سے ڈر کر خار میں چھپے اور یہ بیان پھڑپھڑاتا  
 خواہ مخواہ کا نسا دکر رہے ہیں۔

جس خار میں امام مدنی ہیں اسکا نام ہے خار ستر سن راہ، یعنی وہ خار جسکو دیکھ کر دیکھنے والا  
 خوش ہو جائے، یعقوب کلینی نے اصول کافی لکھ کر خار میں جا کر امام مدنی کو دکھائی، امام مدنی نے  
 دیکھ کر فرمایا، ہذا کاف الشیعۃ، یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے، یہی اسکی وجہ تسمیہ  
 بھی ہے۔ اُسے اس کے ساتھ دو باتیں اور ملا دیں، ایک یہ کہ امام انجے نزدیک معلوم ہوتا ہے

جھوٹ نہیں بولتا، دوسری یہ کہ امام انبیاء کے ساتھ ساتھ مس سے غلطی نہیں ہوتی، تو جس کتاب کے تصدیق امام نے کی ہو نہ اس میں غلطی ہو سکتی ہے اور نہ اس میں جھوٹ کا احتمال ہے، اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے **هَذَا مَا قَالَهُ الْأَكْبَرُ مُحَمَّدٌ الْمُطَهَّرُ الْكَافِي الشَّهِيدُ**، واقعی شیعوں کی پٹائی کے لئے کافی ہے۔

شیعہ صرف قرآن کی تحریف ہی کے قائل نہیں بلکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن موجود کفر کے ستونوں کو مضبوط کرتا ہے۔

و تضمین من تلقاہم یا بقیودہ بہ دعا شہر  
کفر ہم (تنبیہ الخاریجین)  
فلما شام نے قرآن میں وہ باتیں صریح کیں جن سے وہ اپنے کفر کے ستونوں کو قائم کر سکیں۔

شیعہ کو موجود قرآن سے اس لئے مدارت ہے کہ اس میں شیعہ کی طرف داری نہیں کی گئی۔  
ولا انہذیب فی القول ما نقول نحن  
حقنا علی ذی الحق (تنبیہ الخاریجین)  
مگر قرآن میں کسی بیشی نہ کی جاتی تو ہمارا حق کسی عقائد پر غفلت نہ رہتا۔

شیعہ عقیدہ تحریف قرآن کو بطلان نتیجہ چھپانے کی خواہ کتنی ہی کوشش کریں مگر پھر بھی کسی ال کی بات زبان پر آہی جاتی ہے، چنانچہ سید محمد دہلوی اپنی کتاب "ضرر بہ" میں لکھتے ہیں:  
ایں نظم قرآن نظم عثمانی است بر شیعان اجمل  
قرآن کی موجودہ ترتیب عثمانی ہے اس لئے یہ  
بدان نشایہ قرآن شیعوں پر محبت نہیں ہو سکتا۔

## دل کار از معلوم کرنیکا عجیب گر

یہ امر عجیب اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ نشاء جنوں یا میند فیرہ کی بیوشی میں دل کی باتیں زبان پر آجاتی ہیں بعض نفسیات سے واقف لوگ اس گر کے ذریعہ دل کے راز معلوم کریتے ہیں۔ کوئی ایسی بات کہدی کہ سننے والا طیش میں آکر ہوش کھو بیٹھے اور غیوہ الحواس ہو کر دل کی بات اگل دے۔

جب مولانا عبد الشکور صاحب کھنوی کے "النحج" نے جرم بلیا طین بن کر دشمنان ترک پر تار تار چلے گئے اور ان پر سے تقیہ کی تلبیس کو خاکستر کر کے ان کی اصل تصویر کو عیاں کر دیا تو شیعہ بلبلا اٹھے، "النحج" کے دفاع کے لئے مستقل تصانیف کے علاوہ تقریباً پچیس رسائل جاری کئے مگر "النحج" کے راکٹ کے سامنے وہ بیت العنکبوت سے زیادہ نہ تعمیر سکے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بج بوز دیگرے سب نے دم توڑ دیا، اسی رسائل میں سے ایک ہفتہ وار "ذو نجف" بھی

سیالکوٹ سے جاری کیا گیا تھا اس کی یکم اپریل مستندہ کی اشاعت میں علماء شیعہ کے خصوصی ترجمان ائمہ اربعہ حسن بدایونی کا مضمون شائع ہوا تھا۔ ہم اس مضمون کا پہلے وہ حصہ پیش کرتے ہیں جس سے ناظرین کو یقین ہو جائے گا کہ ائمہ اربعہ صاحب اس وقت التجوہ کی شد بد ضرب سے بولنا کر ہوش کھو چکے تھے اس بیوقوفی کے عالم میں انھوں نے سر بہتہ ناز کو اٹھ کر رکھ دیا۔ چشم بد ذور التجوہ کیسا چمکیلا کو کب ہے بیسے دلی والا فلک جرمی کا چمکتا ستارہ بس اتنا زرق ہے کہ اس کے پر تو سے ہال کالے ہو جاتے ہیں اور اس کی خونی چمک سے قلوب عوام کا لالہ انعام کی جینا بنی پٹ ہو جاتی ہے۔

”التجوہ خرافات و مفتریات کا طومار ہے اور وہ ایک بے ضرر چیز ہے۔ التجوہ اپنی بے ڈھنگی رفتار سے نساہ پھیلاتا ہے اور وہ اپنی چال سے کسی بھی چمک دیتا ہے۔ التجوہ کی رنگت گرگٹ کے مانند بدستی بدستی ہے اور وہ اول دن سے نیلگوں شیشنگ میں ضیا بار ہے۔ التجوہ کی نحوست یوم خمس سترے بد و جہاز آئے ہے کہ یہ روز بدیل میں ایک مرتبہ دیکھنا پڑتا ہے۔ التجوہ کی خونی شعاعیں ہر راہ میں رنگ لاتی ہیں اور مرغی اثر دکھاتی ہیں۔ التجوہ کی پیشانی پر یہ آیت ”وَبِالتَّجْوِہِ هُوَ یَهْتَدُونَ“ ایسی ہے جیسے ہر بے ہوش کے سر پر تاج شفاست یا عالم بے عمل کے سر پر قبائے ہدایت یا غیضہ پہنچاؤ کے بدن میں ٹیس خلافت یا جاہل الحق کی چند پار دستا و فضیلت شیعہ و محب لطیفہ ہے کہ وہ خود گمراہ ہے لیکن ہدایت کا دم بھرتا ہے۔ اس کا مدبر سراہا تفصیر فاسق و بے دین ہے لیکن ہم پر اپنا غضب سگاتا ہے خود کو من باقرآن نہیں لانا کے ہم مشرب مگر اپنا گناہ بے لذت ہماری حرف منسوب کرتا ہے۔“

آگے چل کر مدیر التجوہ کو لکھتا ہے :

”مگر تمہیں کیا نہیں آتی اور پتو بھریانی میں دُوب نہیں مرتے کہ قصہ پاک ہو۔  
نہی جھوٹی بجو اس سے تو بہ کر تو۔“

اب ہم اس حوالہ باختہ کے اگلے جوئے زہرے چند انتہاسات پیش کرتے ہیں :

”رسول کی رحلت کے بعد قرآن کا مرتب ہونا دینی بدعت قرار پایا۔ بدعت پرستو

لے فیض سے مراد عزت ہو مگر مدنی ہیں اور نہایت سے مراد علماء و چاروں کا اور نہ اپنی اتباع ہے جس پر دنیا کے اسلام ناز ہے۔ یہیں مفرت مدنی اکثر کا خطاب ملتا ہے۔ یا اجتماع العلوم مذکور ہے نہ کہ جمیع شیعہ کی غشت اول کا وہ بدعت ہے۔“



اگر تم تجھے ہو تو قرآن کی مصیبت موجودہ عہد رسولؐ والے قرآن پر منطبق کر دینا اور اپنے دعوائے باطلہ سے تائب ہو جانا پھر کسی اس فرقے کے اصلی ہونیکا دعویٰ نہ کرنا۔  
 ”سُورَةُ التَّحْوِیٰہِ“ تم کس منہ سے قرآن موجود کو پورا فرقے بتاتے ہو وہ آٹھ ایک اصل قرآن میں سورۃ اجزاء دو سو آیت کی تھی۔۔۔۔۔۔ اس سورت میں آیہ رحیم بھی تھی۔۔۔۔۔۔ اور سنو، سورۃ توبہ کا صرف ایک حصہ رہ گیا ہے، باقی تین حصے غائب ہو گئے۔۔۔۔۔۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ سترہ فرقے کے تواتر کا دعویٰ کیا جاتا ہے مگر حال یہ ہے کہ قرآنی آیات بڑی مشکل سے ملتی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اصحاب میں کوئی بھی پورے قرآن کا حافظہ نہ تھا۔۔۔۔۔۔ ”الغرض پورا فرقے موجود نہیں ہے اور نہ اسکا دعویٰ صحیح ہے۔۔۔۔۔۔“  
 ”قرآن سے پورا سورۃ“ ”ذریعہ“ غائب ہو گیا۔۔۔۔۔۔ ”قرآن موجود میں اور مکمل سورہ یعنی“ ”حفظ و خلج“ بالکل نثار دیں۔۔۔۔۔۔ ”یہ قرآن جو تمہاری زعم ناقص میں مکمل ہے۔۔۔۔۔۔“ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ذریعہ سے اصل و غیر مجموع فرقے کی حفاظت کا وعدہ خدا نے فرمایا تھا تو وہ کہاں محفوظ رہا۔۔۔۔۔۔ پس اگر عہد رسولؐ والا قرآن غیر مخلوق ہے جو مجموع اور جلد نہ تھا تو اسکا وجود محفوظ ہستی سے غائب ہے اور اگر یہ قرآن مراد ہے تو اس کے خالق جناب عثمانؓ ہیں پھر کچھ قدیم ہو سکتا ہے حضرت ابوبکرؓ کا قرآن قلم ثابت تھا جس کی ہر ایک آیت دو مادوں کی گواہی سے لکھی گئی تھی۔ اس میں فضول بھرتی ثابت ہونے سے بدل صحابہ اور ایمان صحابہ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کا ایمان بھی زحمت ہوا کہ یہ سب کے سب ملاحظہ قرآن پایا نہ دیکھتے تھے۔۔۔۔۔۔“ مگر آپؓ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ایجاد بندہ فرمائی۔ اب بتاؤ اصل قرآن کہاں محفوظ رہا۔۔۔۔۔۔ آیات کی بید منتفی ملاحظہ ہو۔۔۔۔۔۔“  
 ”دوسری آیت بالکل بے ربط مقام میں لکھی گئی ہے جیسے آیہ تفسیر ازواج بنی کے تذکرہ میں ٹھونس دی گئی ہے۔۔۔۔۔۔“ اور سزاوار ہویں پارہ کے چوتھے رکوع میں طوفان نوح کا قصہ عجیب منوں میں لکھا گیا ہے جس سے جامع سترہ فرقے کی جہالت کا طوفان بے تمیزی اُٹتا ہے۔۔۔۔۔۔“ کیوں میاں عبدالمشکوک پر کتنا یہی ترتیب مطابق نوح محفوظ ہے کیا یہی بے ڈھنگی ترتیب توفیقی ہے، کیا یہی



و ان یقرئہ بالبداء (اصول کافی ص ۵۷)

بداء کے معنی ان کے ہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی کام کر جیتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں کہ ارے غلط ہو گئی نعوذ باللہ منہ۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غلطی سے پاک ہے اور تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ سے غلط ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے تو یونہی سمجھ لو کہ معاذ اللہ شیعہ کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو گئی۔ ہر حال یہ مرکز مسلمانوں کے ساتھ ہے۔  
دوسرا مرکز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

رسول معصوم ہوتے ہیں وہ کسی سے دب کر باڈر کوئی کام نہیں کرتے یہ ہمارا عقیدہ ہے اور شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول بھی تقیہ کرتا ہے (ادب من لا یقین لہ (اصول کافی ص ۵۷) اور لا یموت من لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص ۵۷) نبی اور رسول بھی جب تک جھوٹ اور فریب سے کام نہ لے وہ ایماندار نہیں ہو سکتے۔ نعوذ باللہ منہ  
تیسرا مرکز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد :

اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خیمہ صیت حاصل ہے اور حضرت مسیح موعود کے مذہب میں امیاد باللہ بہت بڑے سنو بس ہیں۔ نقل کفر کفر نباشد اور نہ زبان کھنے کو تیار نہیں ہوتی۔ شیعہ کی کتابوں میں ہے کہ جبریل امین معصوم کے پاس آئے اور حضرت حسین کی بشارت دی اور کہا کہ وہ شہید ہوگا، تو آپ نے فرمایا مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیے جو شہید ہو، پھر دوسری دفعہ جبریل آئے اور یہی کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیے، پھر تیسری دفعہ جبریل آئے اور کہا کہ تمہیں لہذا ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ امام بنائیں گے تب آپ اپنا فی ہو گئے پھر آپ نے حضرت فاطمہ کے پاس آدی بھیج کر بشارت دی، اس نے کہا کہ ایسا بیٹا نہیں چاہیے جو شہید ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ہوگا تو یہی حضرت فاطمہ بادل نخواستہ راضی ہو گئیں کہ باک شہادت کی نخواستہ امامت سے بھی نہیں ڈھل سکتی، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی تھانہ اقمہ کما وضعتہ کوھا، حالانکہ ترائق کریم کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کو ماں کا شکر گزار ہونا چاہیے کیونکہ اس نے کتنی تکلیفیں جھیل کر اسے جنا ہے اور یہ لوگ اسے فاطمہ و حسین پر چسپا کر رہے ہیں، پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ امام چونکہ عالم الغیب ہوتا ہے اس لئے حضرت حسین کو پتہ چل گیا کہ ان کی والدہ ان کو نہیں چاہتیں تو انھوں نے احتیاط کیا اور ان کا دودھ پینے سے انکار کر دیا۔ یہ سنا کر کیا شیعہ مسلمان ہیں؟ کے تحت گزر چکا ہے ۱۱۰

کر دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں رکھتے وہ چوستے اور اس سے سیر ہوتے، دیکھئے کس طرح ان اعدائے بیٹے میں مداوت ظاہر کر رہے ہیں، اسی واقعہ کو شیعہ شاعر نے یوں نظم کیا ہے :

ہائے رے شبیر منطوی تری      رد ہوئی تیری بشارت تین بار  
گرچہ راضی ہو چکی تھیں فراط      پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار  
کرتی ہے اس رمز کو قرآن میں      اے کرہا کی آیت آشکار  
تجھ کو بھی غیرت کا ایسا جوش تھا      دودھ اس ماں کا نہ چوسا زینہا

چوتھا مرکز عربین شریفین :

یہ ہمارے قبضہ میں ہیں۔

پانچواں مرکز قرآن مجید :

یہ بھی مسلمانوں کے پاس ہے شیعہ تو اس کی صحت ہی کے قائل نہیں

## صلح کا دوسرا طریق

صلح کی دوسری اہمیت یہ ہے کہ باری کا طریقہ اختیار کیا جائے مہین کچھ مدت کے لئے سب سنی بن جاؤ اور کچھ عرصہ سب شیعہ، تاکہ اتفاق واقع ہو سکے، آگے اس میں اختلاف ہو گا کہ پہلے شیعہ بنیں یا سنی، اس کا فیصلہ ہوں کریں کہ جس کے پاس قانون فی الحال موجود ہے اس مذہب کو فی الحال لے لیا جائے، ہمارا قانون قرآن و حدیث موجود ہے اور شیعہ کا قرآن امام مہدی کے پاس فارم میں ہے جو اونٹ کی ران کے برابر سونا اور ستر گز لمبا ہے وہ تو یہاں موجود ہی نہیں، جس مذہب کا قانون ہی نہیں اس کو دیکر کیسے کام چلے گا اس لئے فی الحال سب شیعہ مسلمان بن جائیں جب بھی امام مہدی آپ کی کتاب لے آئیں گے ہم سب ان کے ساتھ ہو جائیں گے آپ ہم سے اس بارے میں معاہدہ لکھوا لیں پھر اس کو رجسٹری بھی کرائیں۔

## تیسرا طریق کار

اگر صلح کے یہ طریقے منظور نہیں تو آسان سی بات یہ ہے کہ شیعہ اصلی شیعہ بن جائے سب

۱۰ اس کے حوالے منوالہ کتب شیعہ مسلمانوں کے تحت گزریے ہیں۔ ۱۰۰

جگر سے غور بخود غم ہو جائیں گے، کیونکہ شیعہ مذہب میں یہ احکام ہیں۔

(۱) سیاہ لباس پسننا حرام ہے، حیوانات کا حفظ ہوں۔

(۲) قال امیر المؤمنین علیہ السلام فی خبر

اصحابہ لا تبسوا السواد فانکم لکنتم فی

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ

لباس السواد الا فی ثلثة العیة والحد

ولکاء (مسند احمد، المجلد الاول، ص ۱۰۰)

(۳) سنن اصبغ علیہ السلام عن

القنوة فی القنوة السوداء فقال لا

تصل فیھا فانما لباس اهل النار

(مسند احمد، المجلد الاول، ص ۱۰۰)

(ج) روی اصحاب بن مسلم عن الصادق

علیہ السلام انه قال لا یلبس المؤمن

الی یومین ابیاء قل المؤمن لا تبسوا

لبس العداء ولا یطسروا طعام العداء و

لا یسکوا مساکن العداء فیکونوا العداء

فما لبس السواد لتقیت فلا تفریہ

(مسند احمد، المجلد الاول، ص ۱۰۰)

(د) فقد روی عن حذیفہ بن یشکر

انه قال کنیت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام

یا محیو فأتاه رسول ابی العیال الخلیفة

یلحوق فذما بطراحد وحبیب اسود وخر

ابین فلبس ثم قال علیہ السلام اما انی

البیة انا املر انہ لیس اهل النار

(مسند احمد، المجلد الاول، ص ۱۰۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو

تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ کانے کپڑے نہ پہنیں

کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پجڑی، موزے اور چاند کے سوا دوسرے بکرا

میں سیاہ رنگ کو بڑا کھتے تھے۔

جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ کان ٹوپی میں نماز

پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا اس میں مساندہ پڑھی

جائے اسنے کہ یہ جینیوں کا لباس ہے۔

(ایضاً)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی پر

وحی بھیجی کہ مومنین سے کدو میرے دشمنوں کا

لباس نہ پہنیں، ان کے کھانے نہ کھائیں اور ان

کے راستے پر نہ چلیں، مگر وہ ایسا کریں گے کہ

میرے دشمن بن جائیں گے، ہاں ابنت تقی کے

ظہر پر سیاہ لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

(ایضاً)

حیر میں خلیفہ ابو العباس کا قاصد امام جعفر صادق

کو بلانے آیا آپ نے بارش سے بچاؤ کا ایک

ایسا کپڑا منگوایا جس کی ایک جانب سیاہ

اور دوسری سفید تھی امام جعفر نے اسے پہن کر

فرمایا میں اسے یہ جان کر پہن رہا ہوں کہ یہ

روز خیوں کا لباس ہے

(ایضاً)

(۱۲) ماتم کرنا کافروں کا کام ہے۔

(ا) عن ابن جبرلہ قال ان الصمد

الہلالہ یستقلن الی المؤمن فیانہ الہلالہ

وہو مسکون المؤمن الہلالہ یستقلن

الکافر فیانہ الہلالہ وہو جزم قال

قلت لہ ما الجرم قال اشد الجزم

الفرخ بالویل والعویل ولفظ الویل

والفندہ وجز الشعر من الخوامی

(فردم کلن صفحہ ۱۲)

(ب) من اقام النواظۃ فی متروک

الصمد اخذ فی خیر طریقہ

(فردم کلن صفحہ ۲۴)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ صبر و مصیبت سوسن کے پاس آتے ہیں، چنانچہ سوسن پر آفت آتی ہے تو وہ صابر رہتا ہے، ایسے ہی جزع و مصیبت کافر کے پاس آتے ہیں، چنانچہ کافر کے پاس آفت آتی ہے تو وہ جزع جزع فرار کرنے لگتا ہے امام جعفر علیہ السلام جب پوچھا گیا کہ جزع کیا ہے تو فرمایا اشد ترین جزع یہ ہے کہ داد دیا گیا جائے چہرہ اور سینہ (شیعوں کی طرح) پیٹا جائے اور پیشانی کے بال نوچے جائیں۔

جس نے ماتم اور نوحہ کی مجلس قائم کی اس نے صبر کو چھوڑ کر غیر حق اختیاریا

(فردم صفحہ ۱۲)

(۱۳) شکی امام کے جیسے پہل صوف میں نماز پڑھنا آنا ثواب ہے جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے نماز پڑھنے میں۔

من صلی معہ فی الصف الاول کن

صل خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مسند احمد ج ۱۰ باب البساتین)

جس نے اہل سنت کے ساتھ صف اول میں نماز پڑھی وہ ایسا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے نماز پڑھی۔

(۱۴) مسافر کو نا حرام ہے اس لئے کہ یہ تقیہ کے غلات ہے اور تقیہ نہ کرنے والے کا ایمان باقی نہیں، اس کے حوالے پہلے بتائے جا چکے ہیں۔

(۱۵) ڈاڑھی رکھنا اللہ سے نہیں ٹھکانا واجب ہے۔

یہ سب کام کرنے کو تو کیا کوئی اعتکاف ہاں رہ سکتا ہے۔ شیعہ مذہب میں تقیہ فرض ہے آپ تقیہ کر کے شکی بن جائیں تو سب بھگڑے ختم ہو جائیں۔ شیعہ کی کتابوں میں مدح صحابہ کی روایا موجود ہیں اور نئے البدعات میں حضرت علیؑ کے کسی خلیے منقول ہیں جن میں انھوں نے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مدح کی ہے اس لئے آپ بھی مدح صحابہ کے جملے کیا کریں۔

اس کے حوالے عنوان کتب شیعہ میں حضرت شیخین مدوح صحابہ رضی اللہ عنہما کی تعریف میں گزر چکے ہیں۔

پھر جب آپ لوگ سب شیعہ بن جائیں گے تو امام مہدی فارسیہ باہر نکلیں گے، کیونکہ شیعہ کی کتابیں میں رکھا ہے کہ جب تک تو تیرہ شیعہ روئے زمین پر نہ جائیں گے تو امام مہدی فارسیہ باہر آجائیں گے۔

آپ شیعہ بننے نہیں، امام مہدی جلتے نہیں، ان کو تا حق آپ لے اپنے کر تو توں سے فارسیہ رکھیں رکھا ہے، اپنے امام پر کتنا برا ظلم کر رہے ہو، نیز آپ کے خالص شیعہ نہ بننے سے کتنا بڑا فساد اور ہرجا ہے، دنیا گرا رہی ہے۔ آپ شیعہ بن جائیں تو امام مہدی آجائیں گے اور سارے جبرگتے ختم ہو جائیں گے،

## حاضرین سے

بھئی اور کچھ نہیں تو آپ یہاں پر کم از کم تین چار سو شیعہ موجود ہیں آپ سب یہیں پر حرم کر کے پختہ شیعہ بن جائیں تو فیصلہ ہو جائے گا امام مہدی آجائیں گے۔ اگر آپ اتنی تعداد میں ہونے ہوئے صرف تین سو تیرہ شیعہ بھی نہیں لاسکتے تو معلوم ہوا کہ علی شہیت سب منافق ہیں پناخ آپ کی کتابوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے ائمہ شیعہ کا یہ فیصلہ موجود ہے کہ ہمارے سب شیعہ منافق اور مرتد ہیں۔ شیعہ علماء نے ان ائمہ کا کچھ جواب نہ دیا اور اب اس منظرہ برخواست ہو گئی، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں اور صراطِ مستقیم پر قائم رکھیں آمین۔



نے اگر حدیثاں (شیعہ) بے حد دینے (۱۳۳) کسی بیعت انجام دے گا کہ ہر شیعہ (سالانہ) ملے گا

۱۳۳۰ء کے منظرہ کی شیعہ مسلمانوں کے تحت گرا چکے ہیں، وہ



## ضمیمہ رسالہ ”حقیقت شیعہ“

سوال ۱: شیعہ کی عبارتیں تو ظاہر ہیں مگر ان پر کفر کا فتویٰ کن وجوہ کی بنا پر ہے؟  
ذرا تفصیل سے وضاحت فرمائیں۔

ان کے ذمہ داروں نے نکاح کا کیا حکم ہے؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب: ہاں سورۃ مائدہ ص ۱۰۱

مکفیر شیعہ کی دھوبے شمار ہیں، ان میں سے جو زیادہ معروف، خواص دھرام میں مشہور اور ان کی تقریباً سب کتابوں میں مزید ہیں وہ تحریر کی جاتی ہیں۔

① عتبدہ تحریر قرآن۔

② اللہ تعالیٰ کے بارہ میں عتبدہ بنا۔

③ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف تقبیہ جیسے نفاق کی نسبت۔

④ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔

⑤ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

⑥ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان دغا نہ ہر

شیعہ مؤذن لاکڑا سپیکر پر اپنی سنگھڑت لڑاؤں میں کرتا ہے۔

⑦ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔

⑧ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

⑨ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان مؤذن میں لاکڑا سپیکر

پر کرتے ہیں۔

⑩ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔

⑪ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

⑫ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جو دغا نہ مؤذن میں لاکڑا سپیکر

پر اس کا اعلان کرتے ہیں۔

⑬ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بھی تین کے سوا سب کو

کافر و منافق کہتے ہیں۔

⑭ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تزکیہ و تطہیر نص قرآن سے ثابت ہے

یہ ملعون و مردود اس کا انکار کرتے ہیں اور آپ پر معاذ اللہ! ان کی نہایت لگا کر اللہ تعالیٰ کی تکذیب اور قرآن کریم کی تغلیط کرتے ہیں،

۱۵) اپنے اماموں کو معصوم اور عالم الغیب سمجھتے ہیں۔

۱۶) اماموں کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں۔

۱۷) ختم نبوت کے منکر ہیں، اس لئے کہ اپنے اماموں میں حیرانی نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں

۱۸) متعہ جیسی حرام کاری اور پرے درجہ کی بے غیرتی اور دیوثی کو حلال بلکہ

بہت بڑے اجر و ثواب کا کام، جہنم سے نجات اور جنت میں ترقی و درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

۱۹) تحلیل جیسی حرام کاری اور انتہائی بے غیرتی و دیوثی کو حلال سمجھتے ہیں۔

درجہ مذکورہ کی بنا پر یہ مردود دوسرے کفار یہود، نصاریٰ، ہندو، سکھ، بھنگی، چمار وغیرہ سے بھی بدتر ہیں، اکفر الکفار ہیں۔

شیعہ کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے اور شیعہ عورت یا مرد سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

ان کذاب کتاب کے حکم میں سمجھنا بالکل غلط ہے اس لئے کہ یہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اندرونی طور پر عقائد اسلام میں تحریف والحاد کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مساعی میں سرگرم رہتے ہیں، ایسے کفار کو زنداقہ کہا جاتا ہے۔

زنداقہ کے احکام یہ ہیں :

۱) واجب القتل ہیں۔

۲) گرفتار ہونے کے بعد ان کی توبہ بھی قبول نہیں، گرفتار ہونے سے قبل توبہ

کر لیں تو قبول ہے۔

۳) ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

۴) ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔

ان مردودوں نے نہ صرف عقائد اسلام میں تحریف کی بلکہ اسلام کے ارکان و احکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کو بھی مکمل طور پر سرخ کر کے

اسلام کے مقابلہ میں اپنا الگ مستقل مذہب پیدا کیا ہے اس لئے ان کو مسلمانوں کا فرقہ سمجھنا بالکل غلط ہے، یہ مردود عقائد کے علاوہ ناز، روضہ وغیرہ تمام احکام میں بھی مسلمانوں سے بالکل الگ مذہب رکھتے ہیں۔

یہ حقیقت خوب ذہن نشین کر لیں کہ اس فرقہ کی ابتداء مسلمانوں سے کسی مذہبی اختلاف کی بنا پر نہیں ہوئی بلکہ اسلام کے خلاف یہودیوں کی سازش نے اس فرقہ کو جنم دیا ہے۔

بعض مسلمانوں کو ان زنادقہ کے بارہ میں دو غلط فہمیاں ہیں :

① ان میں بعض فرقے یا بعض افراد ایسے ہیں جو تحریف قرآن اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر تفضیل ائمہ وغیرہ کے قائل نہیں۔

② ان کے عوام کو تحریف قرآن اور تفضیل ائمہ جیسے عقائد کا علم نہیں۔ جو حضرات ان دو غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں انھوں نے کتب شیعہ کا مطالعہ نہیں کیا اور ان کے عوام کا جائزہ نہیں لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان میں مرد و عورت، چھوٹا بڑا، بوڑھا بچہ، کوئی نرسد ایسا نہیں جو تحریف قرآن کا عقیدہ نہ رکھتا ہو، ہر خام و عام اور بھالی سے لاپل کے دل میں بھی یہ عقیدہ خوب راسخ ہے، ان میں عقیدہ تحریف قرآن بالکل ہی طرح متواتر، مسلمات، اور بدیہیات و ضروریات دین میں سے ہے جیسے مسلمانوں میں صداقت قرآن اور نماز روزہ۔

اگر یہ ناممکن مفروضہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ان کے عوام کو ایسے عقائد کا علم نہیں تو بھی کفر و فتنہ کے حکم سے شیعہ کے کسی فرد کو بھی غایب نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ کسی مذہب میں دخول کا حکم لگانے کے لئے اس مذہب کے عقائد کی تفصیل کا مسلم ضروری نہیں، بلکہ اس مذہب کی طرف صرف انتساب کافی ہے، مثلاً کسی کو مسلمان قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے عقائد اسلام کی تفصیل معلوم ہو بلکہ اتنا کافی ہے کہ وہ خود کو مذہب اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، یعنی ایمان بجلل کے حصول سے اسلام میں داخل ہو جائے گا، بشرطیکہ اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھتا ہو لہذا ہر وہ شخص جو خود کو مذہب شیعہ کی طرف منسوب کرتا ہے وہ شیعہ ہی ہے اس لئے وہ

بھی کافر و ذلیل ہے، اگر چہ اپنے مذہب کے عقائد کی تعلیم سے بے خبر ہو۔  
 یہ بعض بطور اذکار حنائی و فرض حال لکھ دیا ہے وہ حقیقت وہی ہے کہ ان  
 مردودوں کے عقائد نہ کہہ ہر شے بچے کی گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں جیسے مسلمان اپنے  
 بچوں کو ہوش سنبھالتے ہی اللہ، رسول، قرآن جیسے سونے کے عقائد اسلام کی  
 تعلیم دیتے ہیں اسی طرح ان مردودوں کا کوئی بھی بچہ جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے  
 یہ تحریف قرآن جیسے عقائد اس کے دل و دماغ کی گہرائیوں میں اتار کر اسے مکمل طور  
 پر شیعہ اور کافر و ذلیل بنادیتے ہیں۔

اس انتہائی سکار، حقار، خراب کار، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہرست  
 خطرناک سازشوں میں ہر وقت مصروف کار، و غنا بازی و فریب دہی کے  
 فن میں ہر زمانہ میں پہلوی دنیا میں اول نمبر مشہور اداکار، یہودی و زراد قوم کو جس  
 کے مذہب کی بنیاد ہی سکرو فریب اور اسلام اداہی اسلام کے خلاف بعض و  
 عناد و خراب کاری پر ہے۔ اولیٰ شاطر و بہ صفت نسل کو اپنے بچوں کی ذہنی  
 تربیت اور ان کے دل و دماغ میں اپنے مذہب کی بنیاد اتار لے کر کوشش و محنت  
 میں مسلمانوں سے کم سمجھا صرف سادہ لوحی ہی نہیں بلکہ پلے دھجے کی حماقت اور  
 انتہائی فریب خوردگی ہے۔

ان مردودوں کے عقائد و ایمان کی بنیادیں تقیہ پر ہے، اسلئے اگر کوئی شیعہ قرآن پر  
 ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو یقیناً وہ تقیہ کر رہا ہے، اس کی مثالیں عوامی ہی کی کتابوں  
 میں موجود ہیں۔

جب ان پر ان کی کتابیں پیش کی جاتی ہیں تو حجاب دیتے ہیں،  
 ”ہم میں سے ہر شخص مجتہد ہے اس لئے میں معصیت لے تحریف قرآن کا قول کیا ہے  
 وہ اس کا اپنا اجتہاد ہے ہم ہم پر حجت نہیں“

ایسی صورت میں ان کے تقیہ کا بول کھولنے کے دو طریقے ہیں :  
 ① عقیدہ تحریف قرآن ”انکول“ کا ان میں بھی موجود ہے، اور اس کتاب  
 کے بارہ سینکڑوں کاپیہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی نے اس کی تصدیق کی ہے، یہ لوگ  
 امام مہدی کی تصدیق اس کتاب کے سوتیلے پشالی پر چھاپتے ہیں، اور انکے عقیدہ

کے مطابق ان کا ہر امام غلطی سے معصوم اور عالم الغیب ہے اور حضراتِ انبیاء کرام طیبہم السلام سے بھی افضل ہے، اس لئے ان کا اصول کافی کے فیصلہ سے انکار کرنا اپنے امام کی عصمت اور اس کے علمِ غیب سے انکار کرنا ہے۔

② ان کے جن مصنفین نے تحریفِ قرآن کا قول کیا ہے یہ ان سب کو کافر کہیں اور ایسی تمام کتابیں جلا ڈالیں پھر اپنے اس قول و فعل کا اخبار میں اشتہار دیں۔

میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شیعہ بھی اس پر آمادہ نہیں ہو سکتا، جو شخص بھی چاہے اس کا تجزیہ کر کے دیکھ لے۔

میں نے کئی شہروں میں خاص طور پر ان مروجوں کے محلوں میں انکے امام بارگاہ کے سامنے جا کر پڑے پڑے جلسوں میں بار بار یہ اعلان کیا ہے :

”جو شیعہ اصول کافی کو بھیج میں پھاڑ کر جلائے اور اس کے مصنف کو کافر کہے، پھر اپنے اس قول و فعل کا اخبار میں اشتہار دے میں اسے ایک لاکھ روپے دے دوں گا، لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے مجھے چندہ نہیں کرنا پڑے گا، اپنے پاس سے دے گا، میرے القہر نے مجھے بہت دیا ہے، مجھے شیعہ بھی اعلان کرتے جائیں گے ہر ایک کو لاکھ روپے دیتا ہوں گا۔“

مگر آج تک کوئی ایک شیعہ بھی ایسا پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی قیامت تک ہو سکتا ہے۔ کیا اس کے بعد بھی کسی کو اس حقیقت میں کسی قسم کے تاثر کی کوئی گنجائش نظر آ سکتی ہے کہ بلا استثناء شیعہ کا ہر فرد کافر اور نذیق ہے۔

کیا کوئی مسلمان ”دیوث“ بننا برداشت کر سکتا ہے ؟ :  
بعض سادہ لوح مسلمان کہتے ہیں :

”ہمارا ہمسایہ شیعہ ہے، اس کے ساتھ ہمارے بہت پرانے تعلقات ہیں، فلاں شیعہ ہمارا اہم جماعت ہے، فلاں شیعہ کاروبار میں شریک ہے، اس لئے اس کے ساتھ دوستی ہے، اس سے تعلقات منقطع کرنا بہت مشکل ہے، مروت کے سخت خلاف ہے۔“

ایسے لوگ یہ بتائیں :

”اگر کوئی آپ کی ماں، بیٹی اور بیوی کو فاحشہ، زانیہ اور بدکار کہے تو آپ





# کیا آپ جانتے ہیں

— آج گھر گھر لڑائی اور دنگا فساد کیوں برپا ہے؟

— ہماری نوجوان نسل مادر پدر آزاد، اعلیٰ اخلاقی اقدار سے عاری ہے اور

کی دوز میں تمام حدود کیوں پہلے تنگ چکی ہے؟

— میاں بیوی، اولاد و والدین اور استاذ و شاگرد آپس میں کتے کی طرح جھگڑتے ہیں؟

— ہم پر انواع و اقسام کے امراض، آفات و بلیات اور حوادث کی ہتھکڑیاں پہنے ہوئے ہیں؟

— ہر قسم کے اسباب راحت اور دنیوی آسائشوں کے باوجود لوگ زندگی سے

تنگ اور آمادہ خودکشی کیوں ہیں؟

— اگر آپ ان سوالوں کا جواب جاننا چاہتے ہیں تو

فقیر الفقیر معروف باعلامہ عالم دینی حضرت شیخ رشید احمد مدظلہ العالی سے مل جائیں گے۔

کے مطبوعہ موعظہ کا مطالعہ کیجئے، جن کو پڑھ کر اب تک لاتعداد مسلمانوں کی زندگیوں میں

انقلاب آگیا، ان گنت نوجوانوں کی عبوتیں سبب نبوت کے سانچے میں ڈھل گئیں،

بے شمار آوارہ گرد بے پردہ خواتین شرعی پردہ کی پابند بن گئیں اور زبردستی

کھانے والے پریشاں حال لوگوں کی پریشانیاں زائل ہو گئیں۔ یہ موعظہ

بیرون ملک تقریباً بارہ مختلف زبانوں میں شائع ہو چکے۔ ان موعظوں میں بیان کئے

گئے تیرہ ہدف نسخے ہر مسلمان کے تمام امراض اور پریشانیوں کا شافی علاج ہیں نیز

مختلف موضوعات پر حضرت والا کے گراں قدر موعظہ کی کیشیں بھی مندرجہ ذیل پتے

پر دستیاب ہیں۔ — ملنے کا پتہ —

کتاب گھر السادات سینٹر بالمقابل دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

پیشکش نمبر ۱۱۱۱